



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح عالیجناب تنغنی الااقاب گردون سبیر خورشید نظیر مرغ شکست شتری
صولت عطار و خدمت شرم قبلہ عظم کعبہ مکرم حضرت مولانا مرشد نامولوی ابو محمد علیہ الغفور خان

ماورائی پانی مہر شہ و قمر لونی کلک طوطا کہ غلغلہ ولتہ و جنت

صبح دم کل جو نہ نیند کا ہنہ پر فلہا
و نہ تھا دیکھتا کیا ہون کہ سر ہائے میر سے
روخ ہر دہ رخ کہ کر سے مہر قیامت کو نخل
بسکہ حیران رہی صورت آئینہ ندام
شعلہ شمع صباحت تھی وہ روشن بینی
دم کا کل نے کیا صید دل عالم کو
دیکھ کر باغ بین اوس شک چمن کی آنکھیں
ابر و دن کی ہو عجب شان کہ سبحان شد
ابر و دہ تیغ کہ کہتے ہیں جسے تیغ اجل
لب جان بخش دے جان سے جان اپنی
لب اعلیٰ ہے سو بیرنگ عقیقی یعنی
پانی پانی ہر زبں شرم سے دیرامین گہر

دیر تک بستر راحت پہ پڑا سوتا تھا
ایستادہ ہی جوان ایک حسین و زیبا
قد ہی وہ قد کہ قیامت کرے جھک کر خرا
دیکھ لے ماہ جوا دس رشک قمر کا تھا
آتش حسن سے تھا صاف بھگو کا چہرا
بچ ہے اوسکے کہی کوئی نہ باہر نکلا
قوٹا گریہ سے ہوا دیدہ نرگس اندھا
قوس گردون پر تصدق تو ہلال نیلہ فدا
مرزہ وہ تیر جسے کہتے ہیں سب تیر رضا
اور دل خضر خط سبز پہ ہو جائے فدا
دروندان سے جو بے آب ہو در یکتا
دیکھ لیوے کجی گویا ہر دندان کی مصفا

صدق بحر لطافت میں وہ گوشتیں مافی
 دہن تنگ کے اوصاف بیان ہوں کیونکر
 دہن تنگ پہ کیا کیا انوسے وہم دگمان
 دست الوہی ضیا پر ہو تصدق خوشید
 ہدیہ کر بختہ رنگین کو نخل ہو مرجان
 شمع کا فوری ہے یا گردن پر نور ہر سید
 شلخ بلور کی تھی ساعدہ سین میں چمک
 سینہ صاف ہو یا آئینہ قدرت حق
 شکر صاف ہو یا موج دریا سے جمال
 ساق روشن کی صفت جہ سو رتم ہو نہ جی
 پائون ہ پائون اگر دیکھ لیں بکیرست زمین
 تن پر نور پہ تھا اسکے لباس پر زور
 یک بیک جہ شہ ہنس ہنس لگایون کہنے
 گوکہ اوصاف سخن سے ہو مکمل یہ کتاب
 تیرے استاد کے استاد جو ہیں ای حسن
 اون گئے اوصاف بھی ہو جائیں جو بحر آبر
 مدحت حضرت نساخ جو ہو جائے رتبہ
 مکمل گئی آنکھ مری سن کے یہ باتیں فورا
 اور لیا جلد قلم ماتھ میں اپنے میں فر

برگ گل سے کہیں میں نرم و ملائم وہ سوا
 جائے گنجائش تقریر نہیں ہے بہ خدا
 کہیں عفا کہیں غنیجہ کہیں نقطہ لکھا
 اور کف دست پہ ہر جلوہ متاب خدا
 پنچہ مہر نہ ہنہ پنچہ ہوا دل سے اصلا
 خود صفا جسک صفائی پہ بدل ہو شیدا
 دو لو باز دستے مگر قوت باز دی صفا
 شاہ حسن کا حسین نظر آیا جلو
 نات ہو درط دریا سے صباحت گویا
 شمع پروانہ سب سے دیکھ لے گرا دسکی ضیا
 سفر ازان جہان دین بہ تسلیم جھکا
 نہر سے تھا پائون تنگ نوز کا پیا گویا
 ہو خوشی سب کو کہ دیوان ہوا بچھ ترا
 باقی اک نقص بہت سخت ہو اس میں جاشا
 نہیں اس نامہ رنگین میں کہیں انجی شنا
 پھر تو بے مثل ہو لاریب یہ دیوان تیرا
 رتبہ اس نظم کا ہو نظم ثریا سے سوا
 بستر خواب سے میں ششہ رو صفا
 دفعتاً مدح حضور ہی ہیں یہ مطاع لکھا



مطلع ثانی در مدح خصوی

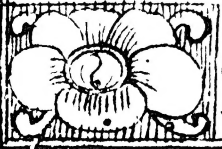


بحر مواج سخا ابر گھر بار عطف
 سرمہ چشم جلا غارہ رخسار و فدا

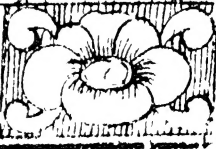
ایفلک ماہ ملک رتبہ مبارک سیما
 آفتاب بھلب قدر زمرہ برنج چشم

صاحب صدق و صفا جا کہ کسر انصاف
 لمعہ قبلہ پرستان ہو رخ پاک حضور
 و دوب جاے ہم حیرت میں کیوں بحر کمال
 آپ کی بحر طبیعت کے مقابل لاریب
 رشک کا تیرا بے قلب عطار و کوں کا
 دست مرتجح میں ٹھہرنے گی نہ ہرگز شمشیر
 آپ کی عقل و فراست کی جو سن لے متعین
 پیشوا اہل سخن کے ہیں جہان میں حضرت
 آپ کی فکر منور کا جو چمکا خورشید
 نور خورشید کا گوشت چکا پرنگ مہتاب
 سایہ انگن ہو اگر آپ کا خورشید کرم
 گلشن خلق سے گر آپ کی پھر اسے نسیم
 حلم میں آپ ہیں گر کوہ تو رفعت میں فلک
 رخ کسر کو تہ خاک نہ است ہوگی
 مرغ سدرہ کے سیانی ہر دہان تک و شوا
 نجسے کیونکر ہوں بیان آپ کو اوصاف جیل
 اب دعا خالق عالم سے یہی ہوا اپنے
 جب تک دو دین میں چرخ یہ شمس و قمر
 باخ آفاق میں جب تک ہو خزان اور بہار
 ایش مقصد یہ برس جا سحاب رحمت
 رہن منصور و مظفر وہ جہان میں ہر دم

عالم و عارف باللہ و عقیل و دان
 کیوں نہ اس سمت کرین اہل عقیدت سجد
 دیکھ لے آپ کی گر طبع رسا کا دریا
 ایک قطرہ سو بھی کتر ہیں یہ ساتون پر
 وقت تحریر اگر آپ کا دیکھ خاما
 آپ کی سیف زبانی کا جو پھیلا شہرا
 شتری چرخہ دیوے سر تسلیم جہکا
 کیوں کہے آپکو عالم نہ امام الشعرا
 بنگیا چرخ یہ خورشید جہا تاب سہا
 رائے انور سو کرے وہ نہ اگر کسب ضیا
 سنگ ریزہ ہو بسہ کوہ یہ لعل جمرا
 ہر حسن و خار میں ہو بلور کی گل تر پیدا
 فیض میں ابر میں گر آپ سخا میں دریا
 عدل و نصفت کا اگر آپ کے شہ اپھیلا
 ہر بلند آپکا ایوان مراتب ایسا
 نطق کو تاب ہو اتنی نہ زبان کو یارا
 یعنی جب تک ہر زمین اور فلک کی ہو بنا
 جب تک ہو مہ و خورشید میں تنویر ضیا
 سیرے مدوح کا ہو گلشن اسید ہرا
 رہو سر سبز سدا نخل تمنا انکا
 دن پہ دن دن کی ترقی ہو مرتبہ ان شوا



ادن کے احباب رہیں شاد جہان میں ہر دم
 دن کے حصار رہیں دہر میں پابند بلا





بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع دیوان ہر محسن رب اکبر کی ثنا مجھ سے کیونکر ہو بیان خلاق اکبر کی ثنا روز و شب لکھتا ہر خامہ وصف ہو بکر و عمر بعد وصف چار یار با صفا کے مصطفیٰ ام	حسن مطلع ہے شمع روز محشر کی ثنا ہو بھلا در ہے کتبہ جو رشید انور کی ثنا اور کہ تہا ہے رسم شہنائی دھندل کی ثنا کچھ ہے تحریر ہر دم آل اطہر کی ثنا
---	---

جبتک گویا ہوا محسنی کمر منہ میں زبان ہر فرے دور زبان شبیر و شبیر کی تنہا	جبتک گویا ہوا محسنی کمر منہ میں زبان ہر فرے دور زبان شبیر و شبیر کی تنہا
---	---

لکھا ہر صفت جو ادس جو روش کر دی نگین کا جہان پر بے چارہ ہوا تری چشم غزالین کا تماشا کر رہا ہوں میں گل زخسار نگین کا بتا شائیکہ ہر یک جواب بحر پانی میں	لقب ہر گلشن جنت مرے بارے مضامین کا ہر یک شہرستان پر ہر عالم شہر تالین کا نہ کیونکر دامن نظارہ ہو دامانی گلچین کا پڑا انسانہ جو دیر میں ترے لبہ اسو شیرین کا
---	--

شہر مشک اذ فرستے بہ عطر ہو گیا عالم لکھا عقدہ جو محجن پار کے گیسو شلین کا	شہر مشک اذ فرستے بہ عطر ہو گیا عالم لکھا عقدہ جو محجن پار کے گیسو شلین کا
--	--

فراق یار میں بے طور ہو نقشہ مرے دل کا دلا بحر مجتہد ہو عجب دریا ہو بے پایاں اتنی عید قربان کی بہین حاصل نہادیت دل دیوانہ بخون دیکھا یکسہ تھ جائے گے	جسے منظور ہو دیکھتے ترا پناہ مرے بھل کا تا کہ ہوں لگتا نہ میں ہر جسکے ساحل کا گلے سے انہی مل جائے گلا شہر قاتل کا ہواست اور گیا پروا اگر سیلی کے حمل کا یہاں جھکوتا تابون اسو قاصد کہ جسکے جان کا
--	---

کبھی بند قبا اسکا نہ لکھو لا تھ ہے اسے ہوا والا یکن عقدہ نہا محسن مرے دل کا	کبھی بند قبا اسکا نہ لکھو لا تھ ہے اسے ہوا والا یکن عقدہ نہا محسن مرے دل کا
--	--

جوساٹھ غیروں کواد کو پتے پیا گشتن شراب کھیا
 کیکو نالان کیکو حیران کیکو چشم تر آب کھیا
 جو طے علی ہر اس میں خوشبو تر پیسنے کی اگر اکیل
 ڈرانہ آفات روز محشر سے جھکو ہر صفا عالم

دو نور سوز الم سے جلتی دل پنا مثل کب کھیا
 تمہاری آنکھوں کی گردشون کی جہان سار کھیا
 دو نور جھلتی ہر ہر ہر کھیا شبنم سے نیو تپا گلاب کھیا
 شبنم ابلی کا میں نے واعظانہ زار سچ و کھیا

غضب ہر دانتوں کی ابر کی شان کو ہرین صفائی
 مقابلہ دنی صدق میں محسن گھر کو نجات تر آب کھیا

ہلکارا کدن کردہ لالہ رو ہو جائیگا
 سنبل تر کی حقیقت تر ہو مکمل جائیگی
 تشنگی آب شہادت کی جو پہنچ جائیگی
 دیدہ تر سے مرے گرتو کر لیا سنا
 طوق آہن مری گردن میں پڑ لیا پھول

ایسا سر سبز باغ آرزو ہو جائیگا
 سامنا تجھے جز لطف مشکو ہو جائیگا
 تر جب آب تیغ سو قاتل گلو ہو جائیگا
 دیکھنا اسے ابر تر سے آبرو ہو جائیگا
 طوق زردان جگہ میں یہ گلو ہو جائیگا

کوچہ جاناں میں شبکو تو نہ جا محسن مدام
 دیکھ رسوا می جہان اک روز تو ہو جائیگا

سیدھی باتوں کا جواب نسو نہ ملتا آلتا
 غش پیغش آنے لگی دیکھ کے صورت بھی
 سیدھی نظروں سے ڈرا دیکھ ادھر اوقال
 ایسے میں رہا ہوں وغیرہ جان تر ہرین

ہنشین پناہ ہوتا جو نصیب آلتا
 جب ہوائے درد لدار کا پردہ آلتا
 اب تو دم بھرنے لگا غاشقی شیدا آلتا
 اثر نقش محبت نظر آیا آلتا

کوچہ یار کی یاد آئین بہارین جسم
 جا کے فردوس میں محسن میں بھر آیا آلتا

ترا کیسے شکیں آتھ میں جب ام حسین آیا
 سچ روشن ہوا بہانہ خواہد سکا لطف تب گونیز
 تو تیغ و دم میں نے جھکا دی اپنی گردن کو
 ستم پر ہے ستم ہر دم بجا پر ہے بختا سیم

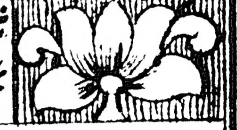
میں سمجھا کشتور تار و چین زیر نگیں آیا
 ہوا غل سبندہ کے برج میں مہر میں آیا
 وہ جب کچھ ہوئے سر پر شمشیر کین آیا
 یہ کس پر جسم پر اپنا دل اندو گھیں آیا

مری باتیں ہوئیں بادرنہ ہرگز آپکو صاحب

عدو سے زشت خو کا آپکو کہنا یقین آیا

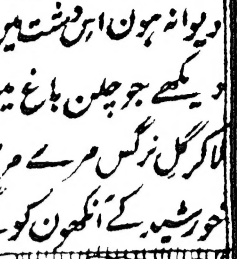


شاخوان ہوں جو محسن گیسوے مشکین جانان کا



ہو شور جہان میں مرے شوریدہ سہری کا
اور جاسے نہ کیوں ہوش ہر اک کبک سہری کا
اسے یار میں کشتہ ہوں تری خوش نظر کچکا
زیب بدن یار ہوا بے مہ زری کا

دیوانہ ہوں اس دشت میں اک شک پری کا
دیکھے جو چلن باغ میں ادس شک پری کا
اکر گل زرگس مرے مرقہ پہ چڑھا تو
خورشید کے آنکھوں کو لگے کیوں چکا چوند

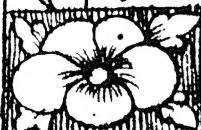
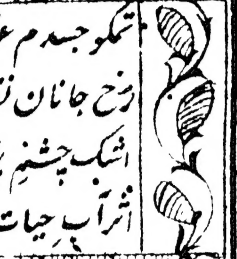


اس رشک نہ دھر کو گر دیکھ لے محسن
احوال و گرگون ہو ہر اک حور و پری کا



اپنے دل کو عذاب میں دیکھا
مہر تابان سحاب میں دیکھا
بند دریہ جہاں میں دیکھا
میں نے باقی شراب میں دیکھا

تم کو جسم عذاب میں دیکھا
رخ جانان نقاب میں دیکھا
اشک چشم پر آب میں دیکھا
آثر آب حیات سے بڑھ کر

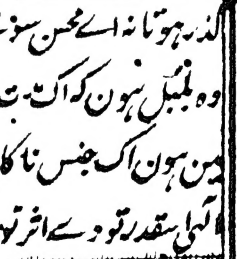


نور اوس رشک مہر کا محسن
ماہ میں آفتاب میں دیکھا



نہو تا خشر میں حامی جو شاہ اندر جان پہنا
بندھا تھا ایک دن نخل چمن پریشیاں اپنا
خریدیا اپنا ہو کوئی نہ کوئی قدر دان اپنا
کہ ہو گد مہربان مجھ پر بت نامہربان اپنا

لذہر ہوتا نہ اسے محسن سوزنے بلبل جان اپنا
وہ بلبل ہوں کہ اک بت سے ہوں قید فغان اپنا
میں ہوں اک جنس ناکارہ دلا بازار سبھی ہر
کئی سقد رتو دے اثر تہیر سے نالوں ہر



نہو گا اس چمن میں کوئی بلبل مجھ سے محسن
ہو جاڑا فصل گل میں باغبان نے آشیان اپنا



نرم سیر سے قید نہ کو ادھیا نہ لینا
نقشہ لیکن تری صورت کا بنایا گیا

نقشہ الفت جو ترے دل پہ بٹھایا گیا
دست کاری تو بہت معنی دہر دیا گیا



تو میں ہر جوڑائے میں کھڑا کھڑا
پر زے نامہ جو کیا اذو تو قاضی

ہر سول اپنا کی طرح چور یا گیا
میرا پیغام زبانی ہی سنایا نہ گیا

اک فقط صدمہ فرقت ہے نہ اذو محسن
کون سا ظلم تھا انکا جو اذو تھا یا نہ گیا

لکھا ہے وصف جو میں نے سر آپا حسنا کا
تصور تھا جو رونے میں اس پر نگین جان کا
پس مرن خیال آیا جو ہلو کوئی جانان کا
لب جان بخش پر عیسیٰ ہو گیا اک جان تیوہن کا

گمان میرے یاغی شعر پر ہے یوسفستان کا
دکھایا رنگ شکون نے مرے بعل خشتان کا
ہماری قبر میں دلا ہو گیا در باغ رضوان کا
نقد حق مرے ہی ہر تمہاری چشم قتان کا

اجل آگے بالین پر مرے پہ جاتی ہے محسن
دم مرون تصور ہی ہوا دس برگشتہ مرگان کا

دل ہوا شاہنشاہ دن بلبل ناشاد کا
سر واکر تاشے چمن میں نہ سستی قد یہ کیا
صید کر لیتی ہے مرغ دل کو بڑ تیر و کمان کا
رجم کر اسے کافر نے دین خدا را رحم کر

فصل گل نین ہی اد سے کھنکار با صیاد کا
سید با ہو جائے جو دیکھے قدمے شمشاد کا
کام سیلکھا ہے نگاہ یار نے صیاد کا
ابو صدمہ اذو نہیں سکتا تری بیدار کا

ہر دعا محسن کے یار باب طفیل خجرتن
بول بالا ہو مرا ہی اور مرے استاد کا

جب مرے دل کو خیال تیر مرگان ہو گیا
نہ ہوا شاید کہ بلبل کے اسیری کا اذو
باغبان گلشن میں دل لکھو کی صورت ہی ہیز
اوس لب بخر ناسے اور خرام تار کے
تو دایم کتنی ہی خیر ہی گے تہا یہ حال

رونگٹا تن پر مرے خار غیلان ہو گیا
چاک کیوں کے باغبان گل کا گریبان ہو گیا
یار کا ہوتا تھا آنکھوں کی پہنان ہو گیا
مردہ زندہ ہو گیا اور زندہ بجان ہو گیا
طوق آہن ضعف میں تو گریبان ہو گیا

ملکپا ملک سخن اسکو صلہ میں لا کلام
چو کوئی استاد کا محسن ثنا خوان ہو گیا

کون کیا موسم گل میں چمن کا کیا نجل تھا
ہوا بیہوش دہخود دیکھتی ہے اک نظر کو
تو وہ گل ہے کہ تجھ کو دیکھ کر گاش میں آکر
کسی شکبیری کے ہم جو رہتے تھے عالم میں

کسین لاکھین سنبھل کیسا تنہا گل تھا
صنم کے چشم شیدا کی کہ باقی ساغر مل تھا
پریشان حال بلبیل تنہا گریبان چاک گل تھا
ہمارے جوش و حشر کا ہوا آفاق میں غل تھا

شب و صبح کا حال کیا تم سے کہیں محسن
نہ تاب نہ سیر تھی دل کو نہ یار سے نکل تھا

مرا دین دل کی بر آئینہ حاصل ہر عا ہوا
ذکوہ حسن اک بد سے اگر دور گئے تو کیا ہوگا
یہ ملا کسی عبادت کو چلے آپ اسی عبادم
اوانسے ساغور سے جو اگر آپ یقین سے

خدا یاد دہت کافر کیسے بن تو مرا ہوگا
و عائن نکو ہم دین گے دو عالم میں ہلا ہوگا
مریض ہجرت تک آپ کا تو مر گیا ہوگا
میت کا ہو حق ہو نہا ہر ایسا جب ادا ہوگا

رہیگا سا منار در سیمہ کا تا بجے مجھ میں
کبھی تو طائر دل داغ کیسو سے رہا ہوگا

تو جو پہلو سے مرے ادھکے دل آرام گیا
میں تو کہتا تھا کہ تو ہوگا پریشان جا کر
بلبلین چول گین گل کی طر حلقش میں
ہر قدر دوسرے ہوئے کو رشتا لی یعقوب

دلی ناکام سے راحت کی آرام گیا
کوچہ زلف میں کیوں او دل ناکام گیا
پے گلشت چمن میں جو وہ مغلغام گیا
تو بھی روتا تھا ہمارا صبر و شام گیا

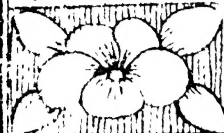
گیسو سے پار ہونے میرے اسیری کا سبب
مرغ دل بخش گیا محسن جو سوے دام گیا

دل جو جان سے خدا ہونے شفیق روجز
جو دیکھے جوش رو فیض ہمارے دیدہ تر کا
غراق دیدہ میگون رو لانا ہو لباسی
اثر ہوتا نہیں ہر خاک بھی کچھ آہ کا اس میں
تپ فرقت نہ بنی لیا ہو اسون گل کو کاہ

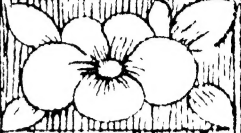
فنا خوان جن ابو کرد عمر عثمان و چند رک
و نور شرم سے ہو پانی بانی دل سمندر کا
گمان پرویدہ تر ہمارے حوٹے ساغر کا
تہاں سنگدل کو دل دیا خالق نے پتھر کا
نشان ملتا نہیں کج کو بھی محسن جنبہ لاغر کا

اپنی جسم زار پر عالم ہے بلبس خار کا
و سے صلہ میں بھگا ملا گو بر شوہر کا
ہر مہر، تہیج میں رشتہ ترسے زنا رکھا
دل دکھاتا ہر عبت کیوں ساقیا میخوار کا

ہوں جو میں عاشق کسی گل پیر میں دلدار کا
سکاب دندان کی تری لکچ صفت امشاہ جن
کا گیو یون میں ہوں تیرے کو سامان بن منم
ساخنے کی تجھے دینے میں کیوں تاخیر ہو



واہ محسن خوب لکھتا ہر غزل تو اندون
ہو گیا ہے دور تک شہرہ ترسے اشعار کا



بان پنج کے میں تیرا خیر انیتا
گردن میں مہرے رشتہ زنا رشتہ
دو پنج بہ کف قتل کو تیار نہوتا
چرچا ہر گز سر بازار نہوتا

گر گرم ترسے حسن کا بازار نہوتا
اے شیخ بیوت مجھے الفت جو نہوتی
پستے نہ اگر ابرو سے خجہ ارکا ہوتی
اے یوسف ثانی جو تیری چاہ نہوتی



کیوں نقطہ موہوم بھلا باندھتے محسن
پنهان ہو نظر سے دہن یار نہوتا



دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا
دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا
دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا
دل چاہتا ہر توڑ دوں ساغر شراب کا

ساقی بغیر دلیدہ ہے عالم کباب کا
بھگا کیا خرابی سی نے جہان میں
لہریز ہو چلا ہر مرا جام زندگی
تو ہی غل عیش ہوا آکے مقرب



محسن شراب پینے سے کرتا ہوں توبہ میں
دل چاہتا ہے توڑ دوں ساغر شراب کا



جمنوں کی طرح ساکن دیرانہ ہو گیا
پھولا پھولا جو باغ تھا دیرانہ ہو گیا
لہریزا اپنے عسکر کا پیمانہ ہو گیا
اپنا جسے میں سمجھا وہ بیگانہ ہو گیا
مدت ہوئی وہ ساکن یہ مخا نہ ہو گیا

لیلا کے زلف بت کا جو دیوانہ ہو گیا
جسم خزان سبز قدم نے رکھا قدم
اے مے پرستو فرقت ساقی میں رات کو
کیا انقلاب چرخ کا عالم کردن بیان
کیا پوچھتے ہو محسن یکس کا حال تم

بیان کس منہ ہی ہو رتبہ رسول نیک سیرت کا
وہ سو من ہو مقرر ہے جو محمدؐ کے نبوت کا
وہ نہیں بخشا ہے رتبہ خالق عالم کو عالمین
کیا جو آپ کو پیدا جہان میں یہ ارادہ بنا

ملائک شوق رکھتے ہیں بدل انکی زیارت کا
وہ کافر ہے ہوا منکر جو حضرت کر سالت کا
نبوت کا رسالت کا شجاعت کا شرافت کا
دکھائے خلق کو خالق تماشا اپنی قدرت کا

عذاب جان کنی نتیجہ نہ ہو محسن دم مژدن
رہے جاری زبان پر زہد بین گرام حضرت کا

دل دام محبت میں پھنسا نا نہیں اچھا
تہہ اڈ کوئی روز تو ملنے کلخارا
مظلوم کے یون میں تو بجلی کا اثر ہے
دس میل گزیتے تو تم ہم سے گزرتے

تم ستیہ سکتہ دیتے ہیں گزرتے کی کیدان
مرات میں محسن کو بنانا نہیں اچھا

بزدل نور سے جب روئے چیمبر نکلا
جب بین جانوں کا ہوا خاتمہ بالآخر مرا
قبر میں مجھ کو نکیہ بن کا کچھ خوف نہیں
نہ ملی خاک مدینہ کی جہنم نہ رہا ہے

خواب میں دیکھ لیا روئے جناب اجماع
آج ارمان ول محسن نہ نظر نکلا

باد خزاں کا بانج میں جو نکلا جو چل گیا
پستان یار کا جو ہوا شہرہ جا بجا
مجھ سے کیا کنا راجو اوسی بحر حسن نے
بٹھا ہوا تھا دیر سے آغوش میں وہ یا
محسن او ملجا نہ آپ سے ہا زعم خراف
دم بلبلی حزن کا بیرن سے نکل گیا
ایا جو دیکھتے کھینچے افسوس مل گیا
آنکھوں سے میرے اشک کا دریا بہل گیا
خرف وصال سن کے یکایک چل گیا
بس دو ہی دن میں چہرہ حضرت بدل گیا

کھنکھان سے جب وہ زلزلہ گلستان نکل گیا
غوش سے جو وہ مہتابان نکل گیا
تم آ کے ایک شب جو مرے ساتھ سو رہو
اسوقت آپ اے عیادت کیواسے

ہر بھولی چاک کر کے گریبان نکل گیا
پہلو کو چیر کر دل نالان نکل گیا
حسرت نکل گئی مرا ارمان نکل گیا
جب دم ہمارے جسم سے ایجان نکل گیا

محسن اکیلا چھوڑ کے مجھ سے ہزار حیف
پہلو سے آج کیوں دل نالان نکل گیا

دل کو اپنے عارض جانان پر قربان کر دیا
اے بشر فرط تکبر سے نکر بائین کبھی
عیش معشوقوں کو بخشا رنج و غم عشاق کو
کچھ نہ پوچھو حال عشق خانمان پر باد کا

جان کو منہ فدا اے چشم قنان کر دیا
کبر نے کیسے ملک کو دیکھ شیطان کر دیا
گل کو خندان کر دیا بابل کو نالان کر دیا
خانہ آباد و صیدا اوس سننے دیران کر دیا

خضر و انس کے محسن کس سے مدحت ہو یا
حق نے او کو غیبت سبحان و حسان کر دیا

اشیا ہوں جان دل کو رسول کریم کا
پر تو سے تیرے گوہر زندان کی فروش
یاب بگائے کر دے مرا غنچہ مراد
کرتا ہوں واجب قید بالالکی یا مین
قامت الف ہو گیسو پر ختم ہر مثل لام
بننا ہر مار بہر عدد تیرا مونس زلف

کیا خوف بہم کو شریف بن کر جمیم کا
ہنسہ ہر ایک ذرہ ہو قدرت تیم کا
ہو گا گذر ادھر بھی کریم کے نسیم کا
اؤرتا ہر ہوش حامل عرش عظیم کا
شک ہو دان یا یہ عالم کو میسم کا
بخشا ہر سحرہ تجھے حق نے کلیم کا

پیدا ہوئے ہیں لب ترے خواہان نئے نئے
محسن ہے تیرا عاشق شیدا قدیم کا

دل کو سوسے کوچہ زلف معبر لے چلا
اگیا جب باغ میں اوقیع سوز و کافیا
جھکو بھی اپنے شہیدہ نہیں تلامذہ شتاب

پھر بلاؤں میں پھنسانے کو مقدر چلا
شوق دل کھینچے ہوئے شو صنوبر لے چلا
میرے سر پر بھی تو خنجر اے رستم لے چلا

میں نصیبی ہے مری تقصیر ساقی کی نہیں ۰ ۰ آکے جو اس بزم میں میں خالی سا غزلے چلا



میں نہ جاتا کوچہ جانان میں اسے محسن کہی
جسکو شوق دیدار رخسار منور لے چلا



متفرقات

ججھلائے سے کیا ہوگا چلائے سے کیا ہوگا
اسے محسن دلخستہ پچھانے سے کیا ہوگا
یہہ چین سے سوتا ہو جگانا نہیں اچھا
یہہ کام دلاہے تو زہنار نہ ہوتا
محسن جناب عشق کا جو میہمان ہوا
راز الفت کو نہیں آج چھپانا اچھا
دل گم گشتہ کو ہو رہا ہوتا اچھا
ساقی اوتار طاق سے شیشہ شراب کا
کس پدن بھی تو اسے جان بھائی غدہ وفا ہوگا
جان بھائی آپکا ہے ہمہ پہ نہ عصا التا
لینا میں ہی ہوں اسے چرت گنگار کیسکا
بخت برگشتہ ہمارا آت سید لا ہو گیا
میں تو سنگ بہستان پرست تیکتا ہی رہا
مشہور تو بچے خلق میں چنگیز خان ہوا
نہ ہوگا وہ بیت پر فن کیسکا
ایجان کہو تو تمکو کہے گا زمانہ کیا
جب ست غیر سے ترابند قبا ہند بنا
خدا جانے کھٹان جاتا اگر نالہ زسا ہوا

بے بوسہ لیئے اب تو چوڑی بن گئے نہیں ہوگا
لکھا ہو جو قسمت کا لاریب وہی ہوگا
کتنی بزمی قبر کو تھوکر وہ لگا کر
ستہ اس کے تر تیغ سے ہم لیتے جو نہ کا
اوقت جگر کباب بلا خون دل شراب
چشم کہتی ہے کہ ہوا شک بہانا اچھا
کوچہ زلف کا رستہ تو بتا دے شانہ
فصل بہا و آئی نے نشہ چھڑاؤں گا
کر دے قول جھوٹے تاکئے تم مجھے جلد سے
غیر نے آپ کے رخسار کا پردا الٹا
تغذیر پہ تغذیر جو پاتا ہوں ہمیشہ
لوٹ کے غیروں سے چلا آیا جانے گھر میں مایہ
دھل سوتیرے ہوا سے بت یکمان کو کاہتا
قاتل جو تیرے ماتھ سے خونریزیان پہنیں
بجست ہو فکر اسے شیخ و برہن
ہم سے بگڑنے کے غیر کے گھر میں جو جاوے
کیا کیا خیال دل میں مرے دلربا بندھا
سر پرشن ملی جلا چکا اس نارسائی پر

نہایت غیر گزری یہ نہ نکلا گھر سے تو درہ
بہت اچھا ہوا تم آگے ایجان عیادت کو
خوش کیوں آپکو ہر شرابہ طور کی
کیسکو پیسا کیسکو مارا کیسکو پامال کر کے چھوڑا
کسی نقطہ لکھا ہے اسکو کسی نے غرق کیا ہے

قرے کو چوہین آج ایجان محشر ہی بیاہتا
نہیں تو عاشق شیدا تمہارا مر گیا ہوتا
واعظا اگر حرام ہے پینا شراب کا
ہو ایک عالم کا حال بزم عجب ہو عالم ترخون کا
رہا ہر اک ہم شاعر و مکر کھانا عقدہ تیر و من کا

دلیف باکے موحده

یو اگر دیکھا خالق اکبر سوال کب
یکتا ہے بے نظیر تو بے مثال ہو
نوسہ کراپتہ عارض پر نور کا مچھو
بڑھکد بڑا جازتہ و بڑا ذون و بڑا ضا

ہو گا نصیب مج کو نہ کم کا وصال
ہوتا ہو خلق تجسا عظیم المثال
جوہن کریم کہتے ہیں رہو عیا
بوسہ جو لون بیتا یہ نہ جال کب

محسن رہا ہمیشہ شب و عم کا سناست
دل سے ہمارے دور ہوا ہی ملال کب

ساکھ ڈانا کے پیکا تو اگر جام شراب
میں وہ یکسش ہوں مرے بزم میں ہو شیک
نسا قیاسون میں چکی ہو باری قسمت
ہجر ساقی میں مین بادہ کشی کی خواہش
حال کھاتا ہو عالم کا بیک جرعه کو
غیر کی اور رمی کرتے ہو خاطر کیا خوب
نور انہ تو تشنگی بوز قیامت سو دلا
پشیم میگوں رخ و زلیف کا عاشق ہو نہیں

عینب کو تیرے بنا دیگا منہ جام شراب
ہو گزوک لخت جگر دید و تریہ شراب
یار پہلو میں ہو اور پیش نظر جام شراب
اشک محو ہو تو مرا دیدہ تر جام شراب
خام جمشید ہو اور ششک قمر جام شراب
ہو اور ہر ساغرسہ اور او ہر جام شراب
دین گے کوثر پر شہ جن و بشر جام شراب
اسیلے پیتا ہوں میں شہام و شہر جام شراب

رنگ بیرنگ زمانے کا ہوا بتو محسن

باپ کے سامنے پیتا ہے پسر جام شراب

فصل گل سلاو سے ایسا قی بہ پیکر شراب
ہو وہ آپ زندگی نادر سے ہو میری زندگی
ایک بوتل سے تو میری پیاس بجھنے کی نہیں
مگر باہون فرقت ساقی بین بین امیکا شو

میکشان دہر کیسے فرست ہن پیکر شراب
زاہد اتو ہی بتا مجھے چمٹے کیوں کر شراب
ساقی لاوے مجھ تو نوم کا خم بھر کر شراب
گور پر میرے چہرے اوشیشہ و ساغر شراب

ہو لہی محسن کو عادت میکشی کی ارتقار

بہ لے پانی کے پیا کرتا ہے وہ اکثر شراب

متفرقات

دم گھٹا جاتا ہے اپنا کیا سبب
اور گھٹ گیا پہلو سے شاید دلربا
دل مگر آیا کسی پر آپ کا
ستور فراق پر وہ نشین نے جلا دیا
کیونکر بچھنے کی دوستی باہم جہان میں
محسن کہ ہر بین جاؤں کا لبیکہ نگاہوں

نشہ کو آتا ہے کلیجا کیا سبب
دل تڑپتا ہے ہمارا کیا سبب
زر دہو صا جعب کا چہرہ کیا سبب
اور بڑے شر رہن اور نہ ظاہر و ہواں ہو آ
میں چہر ہو گیا ہوں صنم تو جوان ہو اب
مثل برقیب میرا عبد و آسمان ہو اب

رویف ہائے فارسی

کیون بڑھا جاتا ہو اب در و جگر آپ سو آپ
آہ دل مجھ کو دکھائے گی اثر آپ سو آپ
ایک دن وہ تھا چوتھے تھے وہ انکھیں تم سے
اوسے جب کہتا ہوں میں آپ پہ جان بیا ہوں
بسکی شمشیر نگہ سے ہوئے اسل یارب

کیون جتے جاتے ہن یہ دیکھ کر آپ سو آپ
گھر میں آئیے گا دربار شک تو آپ سے آپ
ایک دن یہ ہی ملائے ہن نظر آپ سے آپ
کہتے ہن مرتا ہو کب کو ملی بشر آپ سو آپ
کیون تریتے ہن مرے قلاب جگر آپ سے آپ

چھپے جانے ہو جو تم غیر کے گھر را تو نکو

روز بجاتی ہو محسن کو خبر آپ سے آپ

رویف تائے فوقانی

کہتے تھے اسے زاہد اگر ہو کوئے دوست
شانہ کرتے دیکھ کر دشمن کو زلف یار میں
ور وہلو کیون ناب بھگوستائے روزِ بوی
دم مریض بچر کا تھرا ہے اگر آنکھ میں

سجدہ گہا بنی ہو حجابِ خیم ابرو سے دوست
دل الجھتا ہے بیمار صورت کیسے دوست
یاد آتا ہے غیبی آنکھوں پر پہلو سے دوست
فاصلہ جلدی روانہ ہو کہیں تو سوے دوست

بسمِ بجان میں مرے جان کی اور میں جی اؤں
لاکے مرقد میں مرے محسن صبا گر بوی دوست

دیکھی جو نہیں اس بتِ عیار کی صورت
سُبل میں یہ نکمت یہ سیاہی تو نہیں ہے
اے یار کلند ام تر سے خنجرِ نعم سے
کس چشمِ فسون ساز کی عاشق ہو یہ گرس

صورت ہو مری جیسے کہ بیمار کی صورت
پر پہنچ ہو گو گیسو کے خیمار کی صورت
پر رخسار ہے جگر لال گھڑا کی صورت
آتی ہے نظرِ باغ میں بیمار کی صورت

اوس رشکِ مہر کی محسن جو طلب ہو
سے سیر مجھے کوکبِ سیارہ کی صورت

آجائیکا گھر میں بتِ بے پیر کیسے وقت
اے دوستو کیا پوچھتے ہو حالِ ہمارا
بھاتی سے لگا ہوں اوسو ہوں جو پہ پو
اک سانپ سا ہراسنے لگا دل پہ ہمارے

لڑ جائیگی عاشق کی بھی تقدیر کیسے وقت
ہوں شاد کیسے وقت تو دگمیر کیسے وقت
آجائے اگر وہ بتِ بے پیر کیسے وقت
یاد آئے جو وہ زلف گرہ گیر کیسے وقت

دشنام نہ دینا نہ خٹا ہونا خدا را
محسن سے بھی ہو جائے جو قصیر کیسے وقت

رویت تارے ہندی

رستم بھی بقرار ہو گرا دسکی چوٹ کھا
محسن ہو سخت یار کی تیغِ نظر کی چوٹ

رویت تارے ہندی

رحم آنے کا نہیں بار کے دل کو محسن

اسکا ہوا دل زار شناسے ہو بحث

رویف بسم تازی

محسن ہر کس حسین کا نہیں انتظار آج
ساتی پلا دے مجھ کو مگر خوشگوار آج
گرن گرنے غم کر تا ہے ہر پیر و دیر جفا
قاتل مکر سے کچنچ لے شمشیر آبدار
کھینچنے کے کوئے بار میں ہم آہ خصلہ بار

آتے نظر ہو تم تو بہت ہیقت زار آج
تقدیر سے ملی ہو شب وصل یا راز آج
ایدل ہمارے حق میں ہو زور شمار آج
ہو گا نثار تجھ میرا جان نثار آج
ہم اسے عذو نکالیں گے دل کا بخار آج

محسن خدا ہی خیر کر سے ہجر یا رین

خود و شمع گاہ پر ہیں عشق سویم خانہ آج
ہو گیا ہوں شمع عارض پر ترے دیوانہ آج
یاد آئی ہے مجھے وہ نرگسستانہ آج
گر غفل انداز شمرت تو ہوا امی محنت

غیرت گزاری رضوان ہو مرا کاشانہ آج
دل کو بیتابی ہو سر دم صورت پر دانہ آج
میکشہ و جانباری ہو مجھ کو جانب نہ خانہ آج
نور و دو انگار بیتیرے عیشہ و پیمانہ آج

بال دینا کو ابے محسن دن کبھی دیتا نہیں

رویف بسم فارسی

تری زلف سیم ہر بیج و در بیج
یقین ہر وصل کی شب مثل گیسو
نہیں ہر کو کا میں پھندے میں تیر
کھانا اوشے ہو دشوار محسن

نہیں سنبل میں اپنی سقید
کر لگا جھٹ سے وہ ہو کر بیج
نہ کر مجھ سے تو اوڑھناست و در بیج
بلا کا دام ہو زلفوں کا ہر بیج

رویف ہاوی حلی

دل و دیکھ ہو گیا دیکھا جو اسکو اک نظر
تیر مرگان میں ہے تیری تنہا ابرو کی طرح
ہر کس صورت زاد شریف ایو جان جان
کر گئے تیری نظر سے ہم جو آنسو کی طرح

رویف خاے

او کی تعریفیں کرو جتنی بہا ہیں محسن
قابل و لائق مدحت ہیں جناب انس

رویف وال محلہ

کوئی سنے کا نہیں ظلم ترا میرے بعد
کبہ لے پار کر گیا تو جفا میرے بعد
یہ جب اے گی اوس بت کو وفا میں میری
قبر پر آکے کر گیا وہ ہکا میرے بعد
کیون نہ اس نعم سے پریشان ہو دل مارا
کون بھلے گا وہ زلف و تار میرے بعد
آبِ غنچہ سے اسے خوب ہے کرنا میرا
پیا سار ہما بے نہ قاتل یہ گلا میرے بعد

زندگی کے ہیں سبھی دوست جہاں میں محسن
قبر پر کوئی نہ بھٹکے گا ذرا میرے بعد

رویف ال سنہی

راہد کو ہر غور و عبادت کا دروازہ

مجھ رند کو ہر محبت غفار پر گمنام

رویف وال معجمہ

سر سے اترانے کی سایہ کیسے پوری
لا دیا نامہ دلدار جو قاصد فرمے
عش سہریش ملکیت تو تو ہو نہ ہا کا غنہ

عالموں کو تو ہزار فن ہی جلایا تعویذ
اپنے بازو کا او سے مینو بنایا تعویذ
قابل نامہ دلدار نہ پایا کا غنہ

رویف رای محلہ

شعر گستاہوں زلف شبگون پر
روح یلی مدام آتی ہے
بجھد میں جا کے روز پر شاہوں
قد بالا لہوں جو میں عاشق
رو سے روشن پتیرے صدقین
روزی گلگون پہ گل ہو کر ملتون
قد موزون پہ قم ہو اگر نازان
ہو حسد طائران سدرہ کو
مے گلگون سے غسل دلواد
تیرے صدقے سے مرغ مضمون کو

ابر چایا ہوا وح مضمون پر
لاح کو مزار مجنون پر
وصف یلی مزار مجنون پر
نالہ جاتا ہے بام گردون پر
ماہ و خورشید و نجم گردون پر
سنبل عاشق ہو زلف شبگون پر
نقرہ جھکو ہے شعر موزون پر
طائران بلند مضمون پر
جان دیتا ہوں چشم میگون پر
ہو شہد طائران ہمایون پر

زندگی بھر رہیگا اسے محسن
میر! قبضہ دیار مضمون پر

کھا فی شب شیر عثم عاشق ابر و ہو کر
یا دیناوس لب رنگین گے اگر رو و نیگو
چشم حیدر انگن جانان کو غضب و ہشت ہر
کیا مکھون چشم فسون ساز کا شیر عالم

دل پریشان رہا نائل گیسو ہو کر
خون دل آنکھوں سے بہ جایگا آنسو ہو کر
دیکھ کر جسکو رہے بشیر بھی آہو ہو کر
سیکڑوں دل کو بھالیتی ہے جادو ہو کر

دیکھ کر سر و خرافان کو میرے اے محسن
رہ گیا سر و گلستان میں لجا لو ہو کر

دل چو نہ مر از لہ کرہ گیز سے باہر
فرماے گی جواب بجالائے گی اسکو
جسدن سے ہوا عاشق گیسو سے پرورد
انگھار بنے خلوت میں جگہ پائی ہو فوس
جا جلد ملاقات جو منظور ہو محسن

سیر سے نہو سوفا کنی تبریر سے باہر
ہم کب ہین بھلا آپ کے تقریر سے باہر
رکھنا نہ قدم خانہ زنجیر سے باہر
ادب ہم ہین مکان بتو سنہ پیر سے باہر
جاسے گی ممکن وہ ترمی تاخیر سے باہر

متفرقات

باغ عالم میں اوست مثل صبا ہون ٹھونٹھا
خیال دیدہ سیگون ساقی میں ہون بر دیا
پر پر و تیری الفت نے بنایا مجھ کو سوانہ
و آغ پر باغ سے ابرو کا نہ یاں دار رکا
قتل عشاق کے کرنے میں مکر بستہ ہیں
اوتھا کرتا تھ سے منہ میں لگا دے جانچا باغ
جوانی چاچکی اپنی ہوئی اب جلوہ گر پری
برنگہ شبہ نم گرد وین میں و سوساں کو
عجب مجاز ہے اس میں عجب تاثیر ہو اسکی

کس طرف کو جا بسا مجھ سے وہ گلہ و چوٹ کر
ہے ہین شک اکھون سے شدا بلہ غوان کر
پھر کرتا ہوں وحشی کی طرح بین لامکان کر
ور نہ ترک جاتی ہے عالم میں سپر سرتلو
وہ لگا رہتے ہیں ہر لحظہ کمر سے حملو
و گردن توڑ ڈالو لگا بھی بین بیگان باغ
کرو لگا سنگ توبہ سے شکستہ مہربان ساغ
غایت کر کرے مجھ کو مرا پیر معان باغ
جہان میں پر کو محسن بنائے نوجوان ساغ

رویف زامندی

زلف پر چچھم کو تو دل زار نہ چھیڑ
پیش اختیار نہ کر مجھ کو دیل و رسوا
تج کو کیچھ کے تو مجھ کو نہ ہر بار ڈرا
دل خطا وار سن میں تیرا گنہ گار نہیں

سانپ ہو سانپ ہو تو اسکو خبر دار نہ چھیڑ
برس بزم خدا براست عیار نہ چھیڑ
مر رہا ہوں میں مجھے ترک ستکار نہ چھیڑ
گالیان دیکھے مجھے یار تو ہر بار نہ چھیڑ

یہ ہے بیمار کے فرقت سے ہو مرنار چھیڑ
دل بیمار کو محسن کے تون نہار نہ چھیڑ

رویف زامی بحمہ

جان و دل سے ہی مجھے کوچہ و لہار غریز
دل پر داغ کو ہر ناوکہ و لہار غریز

سچ ہے بلبل کو سونا ہوتا ہو گلزار غریز
سرسوریدہ کو ہر یار کی تلوار غریز

دو نو کے دو نو تصدق ہیں تمہارے اوپر
 بیوقوفی پر خلق میں اولاد سے الفت بکھو
 جان بھگو ہو پیاری نہ دل زار عزیز
 شاعر و نگو نہ ہو کس طرح سے شاعر عزیز

جسکو محبوب خدا سے ہو محبت محسن
 کیون نہ رکھے او سے وہ خالق غفار عزیز
رویف سین مہملہ

اہل دولت کی خوشامد میں بھی مسرور ہیں
 فصل گل ہو چل رہی ہو آج مستانہ ہوا
 کوئی تا ہو بھلا مجھ بیکس بے زر کے پاس
 بوتلیں رکھی ہو یوں ساقیا ساغر کے پاس
 ہر یہی فریاد اپنی تجھ سے اے گردِ دینام
 اے بنی حق سے دعا ہر رات دن اپنی ہی
 ایک شب سوئے نہ پایا اوس انور کے پاس
 موت ہو میرے تمہارے روضہ اطہر کے پاس

مرزا ہو کس لیے محسن تبوئے عشق میں
 ایک دن جانا ہو مجھ کو خالق اکبر کے پاس
رویف شین معجمہ

تین قاتل کو گر ہو سیر کی تلاش
 مدتوں سے بھٹکتے پھرتی تھی
 تیر قاتل کو ہو جگر کی تلاش
 ہو مری آہ کو اشک کی تلاش
 شکل جو رشید ہو سپر کی تلاش
 ہم کرین گے تری کمر کی تلاش
 چاکے ملک عدم میں جو ظالم
 دھونڈتے ہیں وہ تیغ مثل بلال

بے مقدر نہ ہو گا خاک حصول
 تجھ کو محسن عبت ہو زو کی تلاش
فرد
 جس نے دیکھا ہو گیا دیوانہ محسن کی طرح
 نقش جب ہو کم نہیں تیرے قدم کا یا نقش

رویف صا مہملہ

فصل گل تائی جو نخل بلخ میں ہیں نمنہ زن

میکدون میں کریمین جا بجایہ بخار رخص

ر دلیف ضا و مجھ

مطلب جو سرور ہو شمشاد و سرغرض
جو کھینچے ہیں ملک تصور نقش بار
ایک نام بار سے جو نہ ہو گل سے وہ
فصل بہار میں بھی تو کرو کہیں یا

ہو جھکوتا مست بہ کیا دوسرے غرض
رکتے نہیں وہ معنی دہن دوسرے غرض
کنج نفس میں کتنا ہو عیسا دوسرے غرض
قید نفس کو ہو یہی عیسا دوسرے غرض

رکتا ہوں کام ابرو سے خمدار یا ر سے
محسن نہیں ہو غنچہ فولاد سے غرض

رہنا چاہیے کب وادعی الفت میں مجھ
ساتھ میں تو ہوں کب باؤہ کش و ریابوں
یا ولب میں جو کروں گریہ کنار وریا

شوق دل کے چلیگا مرے رہبر کے عوض
خیم کا خم منہ سے لگا دے سر ساغر کے عوض
صل پیدا ہو صدف میں ابھی گوہر کے عوض

ر دلیف طائے مطبقہ

بلیں و لکھو ہوا کے گل رخسار سر ربط
زلف پر پیچ رخ صاف پہ ہو جلوہ کنان
وچ و تاب اد سکونہ کیونکر ہو مثال نمی
روزی ایک طرفہ بلا سر پہ مرے آتی ہے

تم ہی جان کو پر سند و قدر و لدار سر ربط
ہو بہت آن بہم کافر و دیندار سر ربط
جسکو ایجان ہو ترے کارگل خمدار سر ربط
جب ہو جھک ہو ترے طرہ طرار سے ربط

ظلم پر ظلم اد ٹھانیگا بہت اسے محسن
دیکھ پیدا انکراؤں ترک شکر سے ربط

ر دلیف طائے منقوطہ

تو لکھ جانتا الفت کامرا او عظم

بخدا مجھ پہ نہ یوں ہوتا خفا او عظم

سخت بند تو جھک سنا ہے وعظ
 دیکھ پائے جو کہی اوسکو ذرا ای وعظ
 بے ہن تو بے کہنے سے کیا ہوتا
 اسٹھ پاس ہاتھ بنائے وعظ
 تو بھی ہو جا کرے طرح فدا ای وعظ
 تو کچھ جاہلین ہر لحظہ براے وعظ

رکھ بھی دے طاق پر اب بند نصیحت کی کتا
 مغز محسن کا نہ بک بک کے پھر اے وعظ
رویف عین محملہ

دیکھ پائے گر تمہارا روئے پرا نوا شمع
 رات بھر کرئی ہو نظارہ زرخ و لدار کا
 عاشق جانسو زکے ہر یہ بزم دہرین
 دیکھ لے عارض ترا تو کسی پر دالون کا پر
 صورت پر دانہ جل جاے ابھی ای بار شمع
 رکھتی ہے بزم جان بین طالع بیدار شمع
 انتظاری عین ہر کسے رات بھر بیدار شمع
 بزم عالم سے ابھی آؤڑ نیکو ہو چار شمع

کہ کو پیش ہر اے محسن نہیں ہوتا فروغ
 رو بردے روئے جانان کیون نہ ہو بیکار شمع
رویف عین منقوطہ

ہو معطر ہوئے زلف یار سے یکسر دماغ
 چارون کی چاندنی پیچھا نہ چلا ہی مام
 روئے روشن سے ترے کرتا ہی وہ کسب ضیا
 پاس سے سیر تو ادھ جاسن چکا قصہ ترا
 نیری نکتہ ہی پچھے کیونکر نہ اے عنبر دماغ
 مال دنیا پر بحث کرتے ہن اہل زر دماغ
 مہر کا کیونکر نہ ہو دے چرخ جار مہر دماغ
 کر نہ خالی ناصحا تو میر ایک بک کر دماغ

زاہدان خشک کے سنتے میں کب تقریر ہم
 لہا دہ لگلوں سے محسن ہے ہمارا تر دماغ
رویف

دور دے زلف باز رخ یا کریندن
مجھ سانہو گا عاشق جانبا ز دور
تیغ نگہ نے تیرے کیا کام تیر کا
بہت کیجئے ہن آنکھ اوشکا کردہ غم کو

کافر کی چشم لطف ہو دیند اگر کیندن
دل کینچ رہا ہو تیغ ستمگار کیندن
دیکھا جو تو نے سیر دل زار کیندن
میں کیجئے ہون یار کی رنسا کیندن

اے آہ و نالہ تم بھی چلو اسکے ساتھ ہم
محسن چلا ہو کو چہ دلدار کی طرف

دل کچا جاتا ہے اپنا کوئی جانان کی طرف
بستہ شوق شہادت ہو کینچی اوس تیغ
دیر دیکھ دو دنوں مسکن ہو مرا اوس دوستو
قد موزوں کیا جب یاد آتا ہے ہمیں

بلبل شیدا چلا ہو اب گلستان کی طرف
خود بخود سر جھک گیا شمشیر تران کی طرف
ہوں کہی ہندو کی جانکے مسلمان کی طرف
تکتے ہیں حسرت سیر ہم شہر گلستان کی طرف

ساتھ اوسکے تم بھی اے نالو چلے جاؤ شتاب
آج محسن پھر چلا ہے کوئی جانان کی طرف

زویف قاف

کیون نہو مہر میں اور عارض لدار میں فرق
خسب عدہ نہ کہی گھر میں ہمارے آئے
آجکل گھر میں مرے کیون نہیں آتا وہ بت
ہر کسان اوس میں یہ تیزی ہم پرش اور یکساٹ

سبکو ہو علم کہ ہر نو میں درنا میں فرق
آگیا آپ کی اب عند میں اقرار میں فرق
آگیا کیا اثر آہ بشدر ہار میں فرق
ہر بہت تیغ میں درابر کو نما میں فرق

کون کتا ہو کہ دو دنوں ہے برابر محسن
سبب یہ ظاہر ہے کہ ہر محل لب یار میں فرق

زویف کاف

ترے ترے فریقین دل زار کما شک
تو مجھ کو ستا گیا ستمگار کما شک

خون روئی مرادیدہ خونبار کما شک
آزار مجھ کو دیگا دل زار کما شک

طاقت ہو کیونچہ قوت ہو جگر میں
بے شبہ کل جاگی جان تن سو جگر

اے یار بھرون گہ شہر بارش تک
یہ نظم دسم اے بت عیار کمان تک

ایک عمر سے محسن ہے ترا طالب دیدار
ترسایا گاتو اے مرے دلدار کمان تک

رویف کاف فارسی

گل احمد کو کب ایسا ملا رنگ
اگر ہو جامہ رنگین کی خواہش
نہ زہین سے تیرے کب ہو ہم
نہو نازان کبھی رنگت پہ اپنے

ریخ رنگین کا ہو کیا خوشنارنگ
ہمارے خون سے ابو دلبر بارنگ
کمان سے پایگا ایسا ملا رنگ
جو دیکھے گل تیرے رخسار کا رنگ

نہ چھو تا دامن قاتل سے محسن
ہمارے نوز کا ایسا جگمگا رنگ

رویف لاف

یو جان جو تم کو پہلو میں بیٹھ نہ پاسے دل
گر گوش دل سے تم نہ ہو اداسی سرگشت
ساتی بنل بین بات میں جام شراب ہو
ہو گا ہمارے کہنے کا جب تم کو اعتبار

سینے میں کہ سحر دم سے بلبلانہ دل
احوال درد غم کسے چاکر سناے دل
ہو فصل گل میں اتبوی مدعا تو دل
سن ہو گے اپنی کانوں سے جسم بکا تو دل

اتو کسی حسین کا تصور نہیں مجھے
خالی تھا ایک عمر سے محسن بانیے دل

مستمرات

چھوٹے خانہ مجھے کرے تو گمراہ قاتل

ایک ہی دانی میں کر حل مرے اکیل قاتل

ترا اشتاق ہو بہ محسن بیدل قائل
کیون پھر کتنی مین دلا آنکھیں ہماری آجکل
بی طرح برسم مین کیون زلفیں ہماری آجکل

اسی طرف ہی کسی شمشیر بکف تو آ جا
کیا بلا آئے گی سر پر ہشتیاق زلف مین
ایک سر جو بھی خطا مجھ سے نہ اب سر زد ہوئی

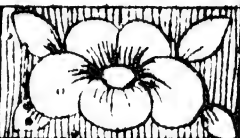
ز و ی ف سیم

محشر مین کیا کہیں گے تباؤ خدا سے ہم
پھیر نیکے منہ جو یار کے جو ر و جفا سے ہم
کیون نکر ربانی پاتے ہیں دیکھیں بلا سے ہم
کشتہ جو ہون تے یار کی تیغ ادا سے ہم

دل کو لگا نیکے جو بت پر جفا سے ہم
پھر کس طرح ملا نگی آنکھیں فاس سے ہم
دل پھنس گیا ہے گیسوے پر چچ یار مین
ہو دے گی ریکر روز ادا شرط عاشقی



محسن بقول حضرت نساخ و ہر مین
رکتے ہیں اک عداوت قلبی ریاض سے ہم

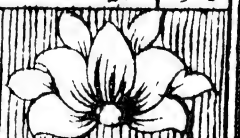


رضوان کہیں نہ جائیں گی باغِ جنان مین ہم
مرث واپس نہ آئے نالہ و آہ و فغان مین ہم
پیدا ہوئے ہیں اس لیے ہندوستان مین ہم
آئینکے کس طرح سے تہارے مکان مین ہم

مر کر رہیں گے کوئی بت و لسان مین ہم
کیا ہو گیا کہ پاتے نہیں ہائے کچھ اثر
سو دائے زلف یار مقدمین تو الگ
ہر دم رہیگا یار جو بغیر دن کا جھگڑا

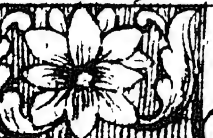


منظور وہ کھنی ہے مین قدرتِ آگہ
محسن نہ جائیں کیلئے کوئے بتان مین ہم



اب بہت گھبرا رہے ہیں پروان جانیکو ہم
جی مین تباہ کرین آبا و دیرائے کو ہم
ستعد ہیں صورت پر وانہ جلجلیانیکو ہم
جام خون کیونکر تہجیر یکے پانیکو ہم

تھے ازل مین مضطرب باز سبکہ بیان آنیکو ہم
جوش و خروش مین مٹا کھنکھن کر ہو جی اوچا
استعد رافروختہ محفل مین منت ہو شمع و
بزم مین ساتی نہ ہو گروہ بت بیانہ نوش



ایا دانی ہے مجھے محسن کسی کی چشم مست
جاتے ہیں بسند ہے اوٹھ کر آج پہنچانیکو ہم



مستفرقات

ہن تمن صفت دوستو قسمت کر جلے ہم
قربان کرین جان کو مل مل کے گلے ہم
ثابت قدم ایسے تھے کہ تل بھر نہ ملے ہم
آجائے اب آپ کہ جاتے ہیں چلے ہم
ہن خاک رہیں کیونکہ نہ پاؤں کج تلے ہم
محسن تہد فرقت سے نہایتین جلے ہم

مطر حسرتی ہو دل لگی گرمی
حیدرائی ہو دل کھول کے دلبر سلین آج
مقتل میں لیے تیغ جو آیا بت قاتل
دم ہو ٹونپہ ٹھہرا ہر کوئی دم کا ہونچان
ہم پھول نہیں ہیں جو چڑھیں سر پر کسی
بھر منہ کبھی اسکانہ دکھائو ہمیں اللہ

رویف نون

توڑ کر پر تجھے تڑا دیا کرتے ہیں
کچھ تو سمجھیں میں جو بنیاد کیا کرتے ہیں
و جد فریاد پر صیاد کیا کرتے ہیں
خاک کو بھی مرے برباد کیا کرتے ہیں
آپ مجھ سے جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہیں

رسم یون چہ وہ صیاد کیا کرتے ہیں
کیا ہوا جھکو جو عاشق نہ کہیں وہ اپنا
پتہ دہر میں وہ بلبل خوشی بھونچا
ایسنا قبر کو میرے وہ لگا کر ٹھوکر
دل و جان سے نیکا لاتا ہوں غبراؤ

ہم کو کہتے ہیں بڑا جو وہ بڑا کرتے ہیں
آپ کیوں ہم پر بغضناک ہو کرتے ہیں
کرنے وہاں کو اگر مجھ پر جفا کرتے ہیں
شیخ صاحب کو تو سودا پر جاکر کرتے ہیں

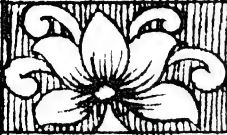
ہم لنگار خدایہن جو مٹا کرتے ہیں
شکوہ غیرہ صاحب کا کلا کرتے ہیں
ہم وفادار ہیں کب ترک فاکرتے ہیں
کوئی دلدار کجا اور کجا باغ ارم

یہ تو شیوہ ہے خینان جان کا محسن
ظلم بجا جو وہ کرتے ہیں بجا کرتے ہیں

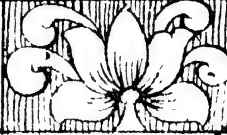
یہ تو شیوہ ہے خینان جان کا محسن
ظلم بجا جو وہ کرتے ہیں بجا کرتے ہیں

رہا ہر غرق پانی میں یہ جسم ناتوان برسوں
زمین سے گردوں سے صدکا الہام پرست
سہر مدفن رہیں ماتم میں دنو نو حواریں
ہو اگر مہربان اکدم رہا نامہربان برسوں

ترجی فرقت میں لکھو کچھ ہوئے آنسو پر ان برسوں
فراق یار میں کرتے رہتے آہ و فغان برسوں
رفیق اپنے ہو در دو غم عجب کیا ہو پس دون
بیان اوس منہ طلعت کر ہو بہیری کا کیا عالم

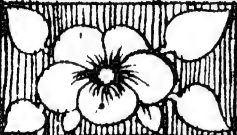


نہ ٹھہرا ہوا لہوس کوئے رہا سینہ سپر محسن
چلا کی کوچہ جانان میں تنہا امتحان برسوں

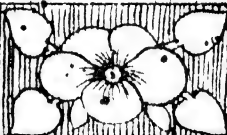


عالم میں کون قید مئی دام بلا نہیں
کس کو خبر تھی جان کہ تم میں وفا نہیں
مجبور ہم ہیں جان کہ دل مانتا نہیں
صدہ فراق یار میں کیا کیا ہوا نہیں
اے بت غرور حسن کیسے کارا نہیں

وہ کون ہو جو عاشق زلف و دوتا نہیں
میں نے دیا تھا دل کو سمجھ کر وفا شعار
بے جا سے تیرے بزم میں کس طرح رہ سکیں
چلاے روئے اور تر پتہ رہا ہے مدام
ترسا برائے دید نہ تو بہر کبریا

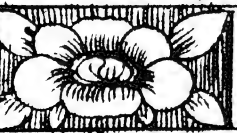


محسن جو میرے شعر میں ہو نقش کی عجب
وہ کو کس لب بشیر ہے کہ حسین خطا نہیں

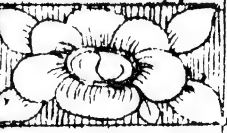


کون و مکان میں کیوں مجھ ملتا نشان
جس کو خیال گیسوئے عنبر نشان نہیں
کر تا ستم جو مجھ پر تو اے آسمان نہیں
میں بھی کوئی نکا کیا مرے متہ میں بان نہیں

محسن مکان یا را اگر لا مکان نہیں
وہ دل اسیر دام بلا ہے جہان نہیں
ہو نہ خاک ہو نیلے ہوتی نہ آرزو
بجرم گالیان مجھے دیتے ہو کس لینے



محسن یہ فیض مہج لب یار ہے کہ آج
تسا کوئی سخنور سخن بیان نہیں



تاکے شب فراق میں آہ و بکا کروں
شانہ کی طرح اوسکی بلا میں لیا کروں
کہہ میں جا کے وصل جنم کی دعا کروں
تو ہو فانی مجھ سے کرے میں وفا کروں

کہ تک میں روزِ بحر میں نالان رہا کروں
کہتا ہوں دل گدہ رہا اگر کوئے زلف تک
زادہ بہ آرزو ہے خدا کے کریم سے
کیا شہ طوطی رہی یہی اے ستم شعار

بی چاہتا ہے فرقت ابرو کے یار میں
سدا پنا تیغ تیز سے محسن جدا کروں

کاش مانتے ہی کسی نہ یار آجاتا نہیں
اپنی صورت اب کسی صورت سے دکھلاؤ مجھ
اپنی بیگانوں میں ہم رسوا نہ ہوتے ہر طرح
کر دیا ہے حسن حرکت مجھ کو فریاد ضعف نے
شکل اپنی اک نظر مجھ کو دکھا جاتا نہیں
مجھ سے صدمہ درد فرقت کا سہا جاتا نہیں
دل ہمارا اپ پر ایسا جان جو آجاتا نہیں
صورت نقش قدم مجھ سے ہلا جاتا نہیں

روٹھے بھجھلائیے یا ہو جیتے مجھ پر خفا
بے لیے بوسہ تو محسن سے رہا جاتا نہیں

بھڑکے تہن خفا ہوتے ہیں رو دکھا دو جاتے ہیں
لکھا تھا اک بت نوحہ کو خطا میں وصل کا مضمون
ہمیں کہ ہیں کہ ہیں محروم بیٹھے اوکھی نخل میں
پتوں کے پتے عیش کہ ہر دم صبر صبر غم سے
انہیں جب کہینتا ہوں بریں بس بھجھکا جاتا نہیں
اسی قصیر بریاں اب ظلم کرا دے جاتا ہیں
شہاب وصل غیر دیکھو تو وہ پتوں کا جاتے ہیں
تمہارے پھول تھے زسار اب لکھا جاتا نہیں

دل شگفتہ محسن نے کیا ایسی خطا کی ہے
تمہارے گیسو پر پیچ کیوں بل کھائے جاتا ہیں

خدا یا چین سے رہتا نہ وہ بت اپنوسک میں
جنوں نے عالم وحشت میں کب ہیکا کر لیا ہر
بھٹکا یاد دہری سے دیکھ کے جنوں نے سزا پنا
دل پروانہ میں سوز محبت کو نہ گھر ملتا
اثر کچھ بھی اگر ہوتا ہمارے آہ و شیون میں
گریبان میں کسی ہر مات اپنا گاہ دامن میں
دوم وحشت گذریرا ہوا جب کد کے بن میں
اگر ہوتا نہ تیرا نور دے شمع روشن میں

سچے چارون عنصر دن میں بٹا با بنموج ام محسن
سکوت روکھی جب تک ہر اپنے نختہ تن میں

دل زار کو پرالم دیکھتے ہیں
نگاہ غضب پیہ پیتی ہر دم
ترجی و درین مہنوا می چرخ گردن
ترجی ہجر میں غم یہ غم دیکھتے ہیں
رقیبو نیچ چشم کرم دیکھتے ہیں
سدا رنج و ظلم دستم دیکھتے ہیں

لہذا کہ کسی تیغ ہزاران سے قتل میں قاتل
ہزاروں کے سیم قلم دیکھتے ہیں

جسے صاحب حسن پاتے ہیں محسن
نگاہ محبت سے ہم دیکھتے ہیں

نہیں ہمسر محمد کا کوئی عز و شرفت میں
سہی و اللہ کی بنا میں محمد کے گھرانے میں
پھر تو خلق پر میرے ذرا خنجر کو اسی قاتل
بگڑنے آپ ہیں غیروں کے خاطر مجھ سے ایسا
بہار آئی گلستان میں ہر یک سو شوبہ بلبل ہے
خدا کے سننے نو نگا عوض تیرے جفاؤں کا

خدا نے آپ کو افضل کیا ہر ساری خلقت میں
شرافت میں امامت میں شہادت میں لایہ میں
یہی کہتا ہوں میں اس شوخ شوق شہادت میں
نہیں وہ مہربانی آپ کی چشم عنایت میں
جنوں کھینچے لئے جاتا ہر جگہ شوق و تمین
گریبان ہو گا تیرا مات میں سیر قیامت میں

خدا را اے بت ترسا نہ ترسا اپنی محسن کو
کہ اس کا حال بد تر ہے نہایت تیری وقت میں

پھنسا ہر سیمہ دل پیاغ دام زلف چچاں میں
و غور سوز پہنان سے ہر خشکی چشم گریان میں
دو غور سوزش دل نے جلا کر خاک کر ڈالا
عبث دیتے ہیں نسبت خلق قدر ست جہانناں

عیان ہر پھول لالہ کا مقرر سنبھلتا میں
عوض مانی کے خاک اور تیری ہر دم بحر عنایت میں
نہیں ہر نام کو تم اب ہمارے ابرو کاں میں
کہاں ہر رہتی ایسی بہلا سہ و گلستان میں

شب تار یک فرقت پر لگان روز پر دشمن ہر
ضیا اس سے ہو محسن آفتاب و داغ ہجران میں

روئے ہیں تیرے ہجر میں دلیر کہاں کہاں
کس کس کے بخت خفتہ جگہ سے ہیں آپ نے
ایجان ویر و کجہ میں حیرتی تماش میں
پر خون و طلب چاک ہر سینہ جگر ہر شوق

آفسو کے موج زن ہیں ہمندر کہاں کہاں
جاتے ہو شب کو امیہ انور کہاں کہاں
نالان نہیں ہیں عاشق بھطر کہاں کہاں
مار نہیں ہر آپ نے خنجر نے کہاں کہاں

بر باد اور ہو گیا محسن میں بعد مرگ
پھرتی ہے لیکے خاک کو صرصر کہاں کہاں

متفرقات

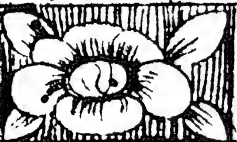
تہمکو اے قابل کمان و تیر کی حاجت نہیں
حال دل ظاہر ہو کچھ تقریر کی حاجت نہیں
بجلی ہمارے خرمین جانپر گراے کیوں
جو دل کہ جل رہا ہے آد سے پھر جلای کیوں
بستون ہے پر نشان کو کہن ملتا نہیں
ایو یوسف کا عزیز د پیر ہن ملتا نہیں
ظلمت میں کسی دن ہمیں بلواؤ تو آئین
وہ چاند سا چہرہ ہمیں دکھلاؤ تو آئین
ہر دن کہنی بنا چہرہ میں شہرہ صلت پلا چکے ہیں
نہیں تو جمال عاشقی کا تمام خستہ بننا چکے ہیں

بہر قتل عاشقان کافی ہوا بر دو و مرہ
کیا کہوں محسن بقول رند اپنا حال دل
یون سکر کے برق سے دندان دکھاؤ کیوں
دکھلا کے منہ کو پر دے میں پھر کیوں چسپائیے
تجد باقی رہ گیا اور کر گیا مجنون تنصا
روتے روتے صورت یہ مقبوع اندر دیو گئے
مطلب ہر دم و لگا اسو بر لاد تو آئین
تو تم دیکھ کے ہلکو جو نہ شہر ناؤ تو آئین
ہمارے گھر میں ہر اکہر ہن جمال اپنا دکھا چکے ہیں
شکستہ ہر ہا چہرہ میں بیزار دل بھی دکھا چکے ہیں

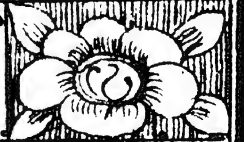
روایات

کیوں نہ بجا میں بھلا غیرت اختر آفسو
کام ہر کارہ کا کرتا ہے مرا ہر آفسو
آہ گردون پہ گئی ٹھہرے زمین پر آفسو
صدف انکھیں دم گریہ ہو یکن گو ہر آفسو
دہن شست کو رکھ دینگے بھگو کر آفسو
یاد میں تیری ٹھہرنا نہیں دم بھر آفسو
بھڑین بادہ کی طسرح شہیدے ساغر آفسو

یا بہین رشک مری بسے شب بھر آفسو
دل کی دیتا ہر خبر اٹھ پھر فرقت میں
جستجو ہلکو جو تھی ارض و سما میں تیری
تھا آہ برترے و منتون کا جو اے بحر جمال
جوش گریہ ہر جو یہ جوش جوش جنون میں اپنا
جعد آ و غدہ فراموش خدا را جلد آ
بحر میں و خیر مرز کے جو ہون گریان ساقی



منہ دکھائے نہ خدا درالم کا محسن
ہاں بہا میں غم شبیر میں شب بھر آفسو



ندینا اسکی قیمت مفت ہی میں ایسے لیلو

دل مخزون کو دیتا ہوں نہیں بہر شہ لیلو

مجھ چکے سے بوسہ عارض پر نور کا دید
چلے آتے ہیں مشتاق شہادت سیکرہ و عاشق
اچھتے کیوں ہو بل کھاتے ہو کیوں لینا ہو گر کو

کسی سے میں نہیں کہنے کا ہرگز تم قسم لیلو
کر سے کچھ کر تم باتھ میں تیغ دو دم لیلو
یہ دل موجود ہواے گیسو پر تیغ و خم لیلو

سدا فراموشی اگر منقلب ہو ستون میں یار محسن
وٹھو جلد ہی سے ادویہ مغان کا ترقہ و لیلو

عارض سے ہو تم جو اٹھا و نقاب کو
کریان جو دیکھے مرے چشم پر آب کو
سبھی کا رتبہ صاحب ام الکتاب کی
بوسے جو اپنے عارض سیمین کا سہر
اسنے کیا خراب مجھے ملکہ یار سے

حیرت ہو آئینہ کی طرح آفتاب کو
دیکھا نہیں ہو جسے برستے سحاب کو
سبھا ہو جسے خوب خدا کی کتاب کو
دینا زکوٰۃ فرض پر اہل نصاب کو
کیا دون غامین اس لٹا خانہ کو

محسن میں اس کے ہاتھوں سے اربکے تنگ ہونا
سبھا و ن کس طرح دل پر اضطراب کو

صورت گیسو پریشان ہو بھویدہ دل نہو
یہ فیما اور یہ فروغ او شکو کبھی مل نہو
حرف مطلب سے کبھی لب ہو نہ میرا آشنا
وید روئے یار سے عاشق بین محروم نہو

کا کل پر تیغ جانان پر انرا مل نہو
نور چین کر روئے جانان سے مکمل نہو
جلوہ گاہ حرص میرا سے خدا یہ دل نہو
گر نقاب اف جانان در بیان حائل نہو

مغفل جانان میں ایدل کیا یہی انصاف پر
غیر جائین اور محسن جانے کے قابل نہو

دل کی یہ تمنا ہے کہ سرتن سے جدا ہو
تسلیم کو خورشید جمکا دے ستر تسلیم
دہو کہ یہ نظر آتے ہیں بل صورت گیسو
تم دو گئے مجھ بوسہ یقین کس طرح آئے
ہاتے نہیں کیوں گھر میں مرے خوف ہو کسکا

اور جان کا تقاضا ہو کہ قاتل پہ فدا ہو
کوٹھے پہ جو وہ رشک تم جلوہ فرا ہو
بولو تو اجی صاحت کہ کیوں مجھ سے نفا ہو
دمبار ہو عیار ہو پڑ کر و دغا ہو
تم لیلو قسم مجھ سے اگر کچھ بھی دغا ہو

کعبہ اوندہ محسن کہ مددگار خدا ہے
جب تک کہ نجات نہیے اوس بت سے نہا ہو

عناقیب ایک بوسہ کیجئے مشتاق حیات کو
گوارا دل پہ کرتے ہیں فیض سے کولاست کیے
وفا میں تھے کرتا ہوں دغا تم مجھے کرتے ہو
خدا را اے بت قاتل تہہ شمشیر کر جھک

نہوئے خلق عالم بین زمین آسمان محسن
نہ کرتا خلق گر خالق رسول پاک طینت کو

متفرقات

نیم جان چھوڑ کے مقتل میں کہہ رہ جاتے ہو
اتنی ددر کر تو مجھ مریض ہجر کے دل کو
دار تلواری کا آنت اوز لگاتے جا کو
خلق کو برج کو غم کو و فوج دور و ہجران کو

زویف ہائے ہونہ

ہو نہ تیر صافی جانان کیا صفا آئینہ
فرط حیرت سے بنا حیرت کا پتلا آئینہ
و گیتے ہیں اوسین مکس عارض شفاف کیا
عکس بڑ جائے جو تیرے لکھا ہے رشک مسج
اے سکندر کب کیسے دیکھا ایسا آئینہ
رو بہر دے عارض جانان جو آیا آئینہ
اے سکندر ہر دل صافی ہمارا آئینہ
صورت طوطی ابھی ہو جائے گویا آئینہ

اوسین اے محسن نہیں گرد و کہ ورت کی جگہ
ہو صافی کی بدولت میرا سینا آئینہ

ہوا ہے بعد مدت آگے وہ مہر و چوہانہ
نئے القاب سے ہر دم مجھے دہیا کرتے ہیں
عد و بے گرم چوٹی شمع و کرتے ہیں مغل میں
فلک سے بزم کے روشن ہر مارا آج کا شا
کبھی وحشی کبھی مجنون کبھی نکستے ہیں بزم
جلا جاتا ہے ناپر رشک کو دل شکل پر فزا

پلا دے جلد ایسا فی خدا را جام می مجھ کو

ہوا جاتا ہے اپنی زریست کا معور پرینا

جنون افزون ہو محسن در و دشت کی آہ
سنے جنون جو دشت کا ہمارے آگے افنا

رویف یا سے تھمائی

تجسسا کوئی حسین نہ زمین و زمان میں ہر
اک شور الامان کا زمین و زمان میں ہر
ایسجاں جیتو ہے ترے دل کو ہر جگہ
ہوتی ہر جان غالب بجان میں وقتاً

شہرہ ترے جمال کا کون و مکان میں ہر
شعلہ وہ میرے نالہ آتش فشان میں ہر
کعبہ میں ہر کبھی کبھی دیر بجان میں ہر
ساتی وہ کیفیت ترے محل روان میں ہر

محسن مرے مکان میں تشریف لاکو کیون
اگلا سا کلب اثر مرے آہ و فغان میں ہر

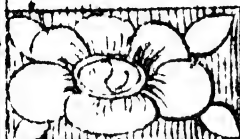


سہ پہر ہمیں ہی تو مری قد نوز و فکاسم
پزیشیان جان سو ہر ہم پر دل سو وہ زدہ پنا
ترے دندان و لب کا سر کے شہرہ بحر و مدین
کہوں کیا فیض تیرے مدحت دندان صافی کا

مرے دیوان کا ہر صرخ رشک شہروز و دن
ہلا کے جان و دل بجان خیال زلفش بگون
گنہ کا اپ ہی ہر ہرہ دل یا قوت پر خون ہی
مراجہ شعر ہر وہ رشک سلاک در مکتون ہی

چکھائی موت کے لذت تھما سب کو تو محسن
نہ دار لہ نہ اس کند نہ ہم سے نئے فریدون ہی

شب کو تابندہ جواو نکے کان کے ہالے ہوئے
پہر باؤ کا سامنا ہی پھر چلے آتے ہیں وہ
بادن کو ہر ہر قدم پر لغزش مستانہ تھی
البت گل میں وہ روین اشک گلگون بلبل
گرم جوشی کر کے غیر واک جلاتے ہیں مجھے
کاؤ گاؤ آنے لگا لگے ہیں میرے وہ جانچان

دیکھ کر شہر نہ دہاؤ کو چاند کے ہالے ہوئے
گیسوئے پر خرم کو اپنے دوش پر ڈالے ہوئے
رات کو مری پیکے صاحب تم جو متوالے ہوئے
سانگل بوستان میں خون کرتھا ہر ہوئے
شعلہ رویان جہاں آتش کے پرکھا لے ہوئے
صاحب تاثیر بارے اب میرے نالے ہوئے

	<p>جام دل محسن شہاب بخرومی سے بھر گیا دیکھ کر وہ چشم میگوں ایسے سو اچھے</p>	
<p>تسین تو جانمان خون دل عاشق بہا نا انھیں قدر نظر محفل نین اب مجھ کو جلا نا پلاوے جلد ایسا مگر اگر باوہ پلا نا ہو بجرا نہ بیت کا فرماوہ دستا نہ ہے</p>	<p>خاک کا دست لارک میں لگانا اک بانا ہو عدو کور وئے آشناک کا بوسہ نیکو دیو کہیں لہریز ہو جائے نہ جام زندگی اپنا کھڑا ہی دست بستہ ایک عالم چار سو اوکو</p>	
	<p>جگر پر چل رہی ہے یار کی تیغ نظر محسن دل پر داغ اپنا تیر مرزگان کاٹا نا ہو</p>	
<p>نکالوں دل کی کیا حشر بھلا جلت کی کیا تیر بشر تو کیا نہیں ممکن کہ واق جا کر سنا تیر مرے بھی واسطے صاحب کوئی خلوت تیر تیرے آگے نہ تیرے نہ مہر پر ضیا تیرے</p>	<p>مکان میں ایک دم میرے قدم اچھے لقا تیرے تیرے کسو تیر دیتا ہر اپنے گھر میں بیظلم پٹے غیار تو ہر شب نئی خلوت تیر قری ہر عجب کچھ حسن بخشا ہر خدائے حسین تجھ کو</p>	
	<p>نہ تیرے ایک دم اگر مکان میں اوسکی ایجاب اب محسن پہ جان نزار اگر کہیئے کیا تیرے</p>	
<p>ایک دم ہین کہ ہین تنگ کر نظام دستم سے مجھ کو یہ توقع تو نہ تھی تیرے کرم سے نہ فردوس کعبہ سے گستاخ ارم سے اس بزم کی رونق ہے فقط آپتیم سے</p>	<p>ایک دم ہین کہ ہین شاد تو ہر لطف و کرم سے ہوں فرط کاندہ سے مین سبز ادا ر جنت نسبت نہیں امت ترے کوچہ کو اویست جسد نہ ہوے آپ تو ہر باوے صحبت</p>	
	<p>دلی عشق نے اب قید نہ امت سر زانی ہر کام مجھ دیر سے محسن و حرم سے</p>	
<p>اوس دل میں باد غیر کی کھینے کہاں کھینے یک شب کہیں نہ گھر میں مرے میمان کھینے پھر یہ زمین لہر نہ کوئی آسمان رہے</p>	<p>جس دل میں عشق آپ کا جاں مان ہے تم تو مکان غیر میں برسوں رہا کئے کچھ نہ فراق یار نہیں گراہ شعلہ زن</p>	

مرث کے بعد آپکو دیکھا ہے میں نے آج ایک عمر آپ غیر کے گھر میں نہان رہی

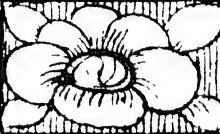


محسن رہوں میں منت محمد میں تر زبان
جب تک مرے دہان میں گو بازبان رہے

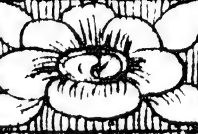


میرے سینہ پر بہان کا پ سا لہرا ہے
پھر مجھے بخت سیہ روز سیہ دکھلائے ہے
میں تو تیرے لڑکا نہیں بن چکا
شکل غنچہ ایصا دل کی کلی کھلائے ہے

زلف تحریک صبا سے ادسکی وان بل کھائی
پھر ترے عارض پر گیسو سیہ بل کھائے ہے
ناصحا بک بک کو میرا سفر ناجق کھائی ہے
بوسہ دیتا ہو گل رخکا جو وہ غنچہ دہن

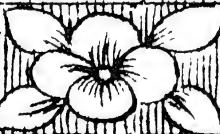


خانہ دشمن میں محسن انکا شاید ہے گذر
خود بخود اپنا دل شفتہ کیوں گھبرائے ہے

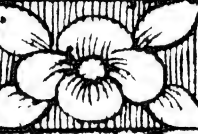


تمہیں ہو خانہ دل کو مرے بسکا ہوئے
جگر کو تھام کے پھرتے ہیں بلبکا ہوئے
تمہارے تیغ ادا کے ہیں زخم کھٹا ہوئے
چلے ہیں کوچہ قاتل میں سر جھٹکا ہوئے

تمہیں ہو انگھون میں ایجا بجان سماؤ ہوئے
ہوئے ہیں خجرو دار و ادا سے ہم زخمی
ہمارے سینہ میں ایجا بجان ل و جگر و دلو
ہو اہو شوق شہادت جواب گریبان گیر



اوٹھا سکا نہ جسے آسان بھی ام محسن
وہ بار عشق ازل سے ہیں ہم اوٹھا ہوئے



ہوئی ہو کو فسی جب سے خطا سنو تو
ہیں گے گری ہو مکر و غاسنو تو
کہہ گئی وہ تمہاری جیاسنو تو
ہمارے پاس ہوئی و ذر سنو تو

ہوئی ہو کیلئے مجھ پر خطا سنو تو
ہمیں چکرتے ہو جو ر و جھاسنو تو
عدو کے سامنے آئے ہو بے جابانہ
ہمیں بھی کرنا ہو کچھ عرض دل اپنا



ہمیشہ پھرتے ہو بتیاب کس لئے محسن
کیسکو آپ نے کیا دل دیا سنو تو سہی



دل ناخدا اپنا شادمان ہو
لئے ہاتھو نہیں وہ ابرو کمان ہو

بہن میں لہجہ آرام جان ہو
مرثہ کہنے ہو سہی غیر مجھ پر

ترا چاہ ذوق ہے چاہ بابل
سناؤ گالیان جھکو نہ ہم

کمان خطا پیچہ نہ دھوان ہے
ہمارے منہ میں ہی صاحب زبان

بھٹکا دے جلد محسن اپنی گردن
شیدہ ادسکی تیغ امتحان ہے

ہو بلائے جان عاشق آشنائی آپکی
کہہ سکے زندہ نہ مجھ بیجان کو انگوٹھک سچ
بیکلی سے بیکلی ہے دل کو انگوٹھ ذہن
جان دول سو ہوں تصدق پہ پہ جان

آشناؤں پر نیکان ہے یو فانی آپ کی
دیکھ لی پس دیکھ لی معجز نمانی آپ کی
جسکو دیکھی دست دشمن میں کلامی آپ کی
ہر رنگ ریشہ میں سر اغت سمائی آپ کی

کیلئے بھرنے ہیں محسنی آپ ہر دم آہ
بچھے بھٹکائے طبیعت کسمپانی آپ کی

ہمارے رونے پر انگوٹھی روت آبی جاتی ہو
حسین کوئی ہو جب دیکھا محبت آبی جاتی ہو
عشرت ہو جستجو ہر دم دلا ہے سو دھوکہ خوش
بست چلا کہ بھٹکوا بھول جاؤں اکھلم دل

مردت آبی جاتی شہ محبت آبی جاتی ہو
بدل تو بان نہ تا ہوں طبیعت آبی جاتی ہو
جوانے والی ہوتی ہے وہ دھوکہ آبی جاتی ہو
لیکن یاد بھٹکوا نیری صورت آبی جاتی ہو

سو کے گورنویان جب گور خوتا ہوا
بشم کیساری سنگین ل ہو عبرت آئی جاتی ہو

آہو کی سی آکھیں ہیں ای خوش نظر ای
بستر پہ تڑپتا ہوں سدا صبر بوسل
دیکھا ہو مگر باغ میں اوس غیر گل کو
کرمی ہو غضب کی دل پر شور میں میرے

چیتے کی بھی دیکھی نہیں نازک کمر ایسی
اسے جان ہے اب شدت درد جگر ایسی
بتیا ہو کیوں آج نسیم سحر ایسی
حزین تو کمان پائیگی نابرسق ایسی

بدنام ہو مطعون ہو جو پیش خلا کتی
دنیا میں چلے چال نہ محسن بشم ایسی

طبع انجسب یار پہ ناکل کبھی ایسی تو نکتی

غیر حالت مہری ایدل کبھی ایسی تو نکتی

اے تو ہر بات میں توتیخ و کھانا ہے مجھے
 عکس رخ نے تیری اس مہر بڑا دی تو میر
 دن شہادت کہ مرے آئے ہیں شاید نزدیک
 تیری عادت بت قاتل کہی ایسی تو تھی
 روشنی سے اکا کل کہی ایسی تو تھی
 ہوس کو یہ قاتل کہی ایسی تو نہ تھی

زونق افزا ہے ترے بزم میں محسن و دماہ
 پیش ازین رونق محفل کہی ایسی تو تھی

بہ مغلو کی کی و ہشت ہونہ خوف تنگدستی ہو
 بتوں کو دیکھ کر شان الہی یاد آتی ہے
 کسیدن جلوہ دیدار سے اپنے مشرف کر
 کسکہ بلال بطلع معانی ہم نہیں پاتے
 عجب کچھ رنگ کی محسن ہماری فافہ سی
 ہماری بت پرستی زاہد وایز و پرستی ہے
 ترے دیدار کو ایک عمر سے خلقت تری ہو
 جسے دیکھا تو بی یان مال صورت پرستی ہو

کبھی ہمیں بہار آئی کبھی فصل خزان آئے
 کبھی آباد ہو محسن کبھی ویران یہ بستی ہو

وفا کی چاند آستے . جفا کی
 بین و عالی طبیعت ہوں کہ تاغش
 انجھتا ہر دل عاشق سے ہرم
 کیا ہو غیر کو جب ذبحہ تو نے
 رسانی دست و پائے یار تک ہو
 بتوں میں ہے عیان جلوہ کا
 جو تھی شط محبت خوب ادالی
 رسائی ہو مرے فکر رسائی
 ترے گیسو میں شوخی ہے بدائی
 چہر می دلپر مرے قاتل چلا کی
 عجب تقدیر ہو رنگ حنائی
 عجب کچھ شان ہر اوس کبریا کی

یقین ہے ایک دن آئے حسن ناز
 لے لگا خاک میں یہ جسم خاکی

جدا مجھ سے میرا جو وہ نہ چین ہے
 جگر خستہ ہے اور خاطر حزین ہو
 تو متاب ہو یا کہ مہر حسین ہے
 عجب تفرقہ تو نے لے چرخ ڈالا
 دل ناز بیتاب و اندوہ میں ہے
 مجھے چین فرقت میں اکدم نہیں ہے
 بشر ہے بری ہے ویا حور عین ہے
 کہ میں ہوں کسین یا نہیں کہ میں ہے

کہوں چشم جانان کا کیا حال محسن

کبھی چشم گین ہے کبھی شدم گین ہے

جان میں سبھو نکو تری جستجو ہو

ترا و ہیان ہو جھکویر لحظہ ظالم

مے ٹانے ساقی ہوا و یار ہو ہو

ترا نور ردیشن ہر اکث رہ میں ہا

سبھو کی زبان پر تری گفتگو ہو

شب روز تیری مجھے جستجو ہو

اگر آرزو ہو تو یہہ آرزو ہے

ہر اک گل میں ایک ترا رنگ ہو ہو

معطر دماغ او سکا ہر دم ہے محسن

جسے الفت گینوے مشکبو ہے

نہ رہی راہ کوئی یار کے گھر جانے کی

آج کل جو شش جنون او سکا بڑا جاتا ہو

کچھ زلف رسا تک ہو ز ساقی او سکی

فرقت یار میں تائب رہی ہر سون ساقی

کوئی تدبیر تباہ مجھ مر جانے کی

غیر حالت ہی بدیر و ترے دیو کی

بشان کچھ بڑا کبھی ہے نام خدا شانی کی

شکل ایک عمر سے دیکھی نہیں بیخانی کی

حیف جل جل کے وہ دیو جانکو اپنے محسن

بزم میں فصیح کو پروا نہ ہو بر دانے کی

میرے درد و آہ سے ہیں گنبدِ اختر بنے

خا نمان اپنا بگاڑا اسیلے اسے ہجو

کو ہر دندان جانان کی اگر لکھو صفت

وہ شکستہ دل ہوں یساقی بچ کیا ٹوٹ جا

اور شرارِ آہ سے ہر فلک اختر بنے

یار کے دل میں کسیتوت سے اپنا گھر ہو

ہو حذف ہر حرف ہر نقطہ مرگو ہر بنے

بعد مر دن میری مٹی سے اگر ساغر بنے

بے طرح بگڑا ہو مجھ سے آج یار جنگجو

دیکھئے جانیر بنے محسن کہ اس دل پر بنے

تو خدا سب کا ہو چنی ہے خدائی تیری

ایضہم چھپہ قصدی ہے دل جن بشر

رات دن میں کفِ افسوس نہ ملتا گھر

دستہ ہیں سنگِ شجر تک بھی دہائی تیری

شکل اللہ نے کیا خوب بنائی تیری

ہاتھ میں ہوتی اگر یار کلابی تیری

تو نگر غیر کی دانتہ بڑائی ہر گز نہ
اے دل زار سے میں ہے بھلائی تیری

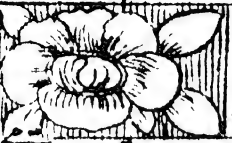


تو تو اک عاشق نادار و حنین ہو محسن
مخمل یار میں کیونکر ہو رسانی تیری

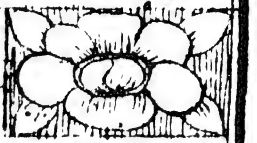


فراق یار میں چین اے دل شاد کیا ہو
عبث بیٹھے بٹھائے آپکو برباد کیا کیجئے
نہ دید مجھے ترپ کر جان تو اویسیا دیا کیجئے
نہ دل دیجئے تجھے تو اے ستم ایجاد کیا کیجئے

بجو آہ و زلفان و نالہ و فریاد کیا کیجئے
دکا کر تجھ سے دل اپنا ستم ایجاد کیا کیجئے
بہار آتی ہے گلشن میں کیا قید نفس مجھ کو
کہاں یا دنگا تجھ سا خوبصورت آج عالم میں



تنہا ایک بھی اپنی نہ بڑائی کسی صورت
کلمہ بخت زبون کا محسن شاد کیا کیجئے

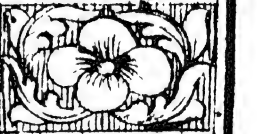


اے کتبہ میں قسمت بطرح تقدیر پھرتی
ان آنکھوں میں تو تصویریت بی بی پر پھرتی ہو
چمن میں شاد ہو کر بلبل و لگیں پھرتی ہو
ہماری رنج بعد مرگ تو تقدیر پھرتی ہو

مرے حلقہ پر تیغ بتوی پر پھرتی ہو
عبث دھوکا دے تجھ کو مردمان چشم کا نہ ہو
کئی فصل خزان کد سزا بہ فصل بہار سی کی
تلاش یار ہر جانی میں ہر دم گرد باد آسا



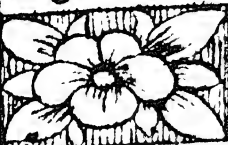
وہ قاتل تیغ کو کھولے قاتل میں پھرتا ہو
اجل سر پر مرے اے محسن و لگیں پھرتی ہو



موت بھی صورت سے میری دوستو بڑا ہو
قل عالم کو کیا جس سے یہی تلوار ہے
قہر جو رقتار تیری اور بلا گفتار ہو
مرجع عالم مقرر آستان یار ہو
کیا ہی برش رکشتی ایقاتل تری تلوار ہو
ایک دن تیرا گلا ہو اور مرے تلوار ہو
یہ حلب ہو یہ حبش ہو اور یہ تانار ہو
میرے گھر میں آپکو لائے میں کیا انکار ہو

آج کل مجھ سے جو آزمدہ مراد لار ہو
کب ترے عارض پہ قاتل ابرہہ کو خمدار ہو
اے دل پا پال ہو اوس سے جگر انگار ہو
جن و انسان کچھ دیکھا میں حاضر ہو دھان
ترجہی نظرون سے جو دیکھا وہ بسل مہنگا
مانگتا ہوں بوسہ ابرو تو کشتا ہر دہ شوخ
عارض و گیسو و خال رخ کو دکھلا کر کہا
آپکو محبت کے قابل کیا نہیں میں جستہ دل

تہ نہ جھکا کر غیر کو دیتے ہو بوسہ ہر گھڑی
ایک مجھے دینے میں صاحب کیا نہیں انکار



وصف ہر عارض جان سے امر محسن علی



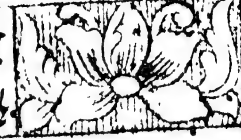
صغیر خورشید اپنا کاغذ اشعار ہے

ایک نڈت سے میں چلا تا ہوں ساقی
میکے پیئے سے ہوئی خانہ خرابی ساقی
میں تو رہی جاتا ہوں اللہ ہر شافی ساقی
ایک چلو ہے مرے واسطے کافی ساقی
تو سمجھنا نہ مجھ سے دست و شرابی ساقی

بھگو دیتا نہیں کیوں لاگو گلابی ساقی
خانہ بچکے کے بادہ کشی عالم میں
گو کہ بیمار شدت ہوں مگر ساغرے
جام لہریز کی پینے کی نہیں تاب مجھے
بادہ پیتا ہوں فقط غم شکنی کے خاطر

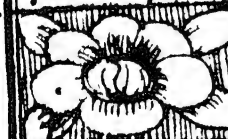


جی میں گرا کے تو ایک جام پلاوے اوکو
ہات پھیلائے کا تجسرت نہیں عادی ساقی

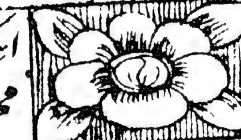


موجود ایک جا قمر و آفتاب ہے
عاشق ترا مسافر پا جہ رکاب ہے
حق میں ہمارے آج ہی روز حبیب ہو
لاؤمی ہمارا شافع روز حساب ہے

ساقی بغل میں مات میں جام شہاب ہو
امی شہسوار عرصہ خوبی دکھا جمال
کن گن کے تارے کاٹ رہے شب و فراق
ہم کو حساب حشر سے اصلاً نہیں ہو خوف



ایسا جواب تجھ سے نہ ہو گا کی طرح
محسن ہر ایک شعر مرا لا جواب ہے

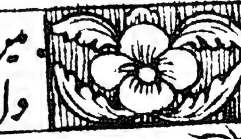


روئے میر میں نہ رخ مہر پر انوار میں ہے
طرفہ عیاری ہمارے ہی بت عیاریں ہر
لذت قند مکر تری نگرار میں ہے
یہ سیدہ بخت خم کا کل خمدار میں ہے

زوشنی جیسی ترے جلوہ رخسار میں ہو
دل چور الیتا ہو آنکھوں سے ملا کر نگہیز
کیا مزادیتا ہو اسے پار جھگڑنا تیرا
دل شیدا کامرے اور ٹھکانہ ہو کہاں



میں ہی تنہا نہیں پابند بلا امر محسن
دل ہزار دن کا پھنسا کا کل خمدار میں ہو



چمن آنکھوں میں ایک پڑ خابن ہو

نہان نظر و نہر وہ رشک چمن ہو

گنوائی بہر شیرین جان شیرین
برے خوش قاستی پر مین فدا ہوں
کیا مانگوں کو سیدہ تو فدا ہوت

عجب نادان تو ام کو کہن ہے
ڈھلا سانچے میں ہر عضو ہون
خدا کا قہ تیرا بانگ ہن ہے

اگر بنا کرتا ہے مجھ کو گھر خن کا
اسکان محسن اب ارشاد چمن ہے

جان تمہی فدا صرت پروانہ کریں گے
میتابی دل کیا ہے جب ضبط ہو اپنا
اے شمع دل افروز ترسی آتش غم میں
خوش ہو کے اگر ہو سہمیں دگر کو لیں گے

اے شمع خوجان کے پروانہ کریں گے
کیسے تو تہہ تیغ بھی تڑپا نہ کریں گے
پروانہ صفت جلنے کی پروانہ کریں گے
ایجان خفا ہو گے تو مانگا نہ کریں گے

ہم نقر کے دولت سے غنی ہو گئے محسن
خواہش تری اے دولت دنیا نہ کریں گے

میرا کیون حال پوچھیں نامہ بر سے
ہو کے پنهان جو تم میرے نظر سے
خدا کے یاد کو دل سے بھٹلایا
کیا کس کے مکان کو تنہ آباد

اونہیں کیا کام ہے میری خبر سے
بہینگے اشک اپنے چشم تر سے
لگا کر دل بتان سیمبر سے
کہاں تھے جانجان تھیلے ہر سے

تمہارے دید کا طالب ہو محسن
اوسے دیکھو عنایت کی نظر سے

یار بنا تو عاشق شاہ امم مجھے
اب چاہیے حضور کا لطف دکر مجھے
ہوں دولت وصال محمد سے بہرور
زیر فلک وہ میکش عالی دماغ ہوں

اصحاب و آل پاک کا دیو داغ غم مجھے
اس چرخ نے دیا ہوا الم پر الم مجھے
خسر و کا گنج چاہیے نہ تخت جم مجھے
مانگوں تو اپنا جام ابھی دیکو جم مجھے

روز جزا میں ایدل محسن یقین ہے
دے گی نجات الفت شاہ امم مجھے

خبر ہو شہ طبلار یب بستہ کر لیئے	اثر روز جو کچھ نالہ رسا کر لیئے
زبان کو کھولو گنگا میں نہ بد دعا کر لیئے	بہت ساوندہ آنا مجھے خدا کر لیئے
ہمارا خلق نہ تھا خبر جفا کے لیئے	بعد کو قتل کیا تو نے کیسے قاتل
قبل ہو میں دوزخ بھی آشنا کر لیئے	کمان پسند ہو بے یار جنت الماوا

نکلے کو چہ جانان سے ہم نہ اے محسن	نکالا اوس نے ہمیں نالہ دیکھا کے لیئے
-----------------------------------	--------------------------------------

ہو قلب و جگر مائل فریاد ابھی سے	آغاز نسبت میں ہوں ناشاد ابھی سے
دونا ہو صنم حسن خدا واد ابھی سے	وہ چند ترا حسن جوانی میں بڑا بیگا
جھک جانے لگا ہو قد شمشاد ابھی سے	آیا نہیں گلزار میں وہ سر و خرامان
گلشن میں بگر جمع ہیں نیسا و ابھی سے	اے بلبلو گو فصل بہاری ہو بہت دور
ہو خاطر ناشاد مزیں شاد ابھی سے	کل آنی کا ذہ راحت جان نہ ہو کہیں

شاگرد ہو گو حضرت انس کا بیہ محسن	پر لوگ اسے کہتے ہیں استاد ابھی سے
----------------------------------	-----------------------------------

مرہ ذریر سے بارانگہ بنے تیغ بران ہستہ	پھر اہل ہر کے زخمی کو چہ زلف پریشان ہے
سمندر پانی پانی ہو کر نہ لکھو طہ فنان سے	کر کے کیا انہر باران چار چشمی چشم گریان سے
خدا کو نہ دکھانا تو دور و جوان غریبان سے	سبنا لوت تیغ شہزادہ کو بہت کونہ مرا مانو
عیان ہونہ ح کا طہ فنان ہو جو نیم گریان سے	نرمی خرقہ میں گر گر یہ کرین او نماز مہ جانی

خلاق یار میں جگر چھو کیوں دل سوا محسن	جلا دوزن میں تیرا آسمان کو آہ سوزان ہے
---------------------------------------	--

کہو تو کینک تہا غریب فانی ہ دیکھا کرین	رہیں کینک ناول نوزدین جہ کینک سہا کرین
فلک نہو اگر جناب عیسا اگر ہماری دوا کرین	ہمیں ہو یار می نسبت نہ ہو گی ہکو عزیز و حبت
دکھاؤ عارض شتاب ہو عینکے جبکے عاکرینکے	فراق کے کب ہو تاب ہو نہ شنگی ہو غدا ہو کھو
نہ دلو شید بنائیں گی ہم نہ نام الفت لیا کرینکے	گلی میں تیرے جانیں گے ہم نہ بار غم کو اٹھائیں گی ہم

دل حزین کو نہ اپنی محسن اسیر دم بھلا کرین گے

کبھی دیکھیں گے شکل گسوانا وہیں لکھیں گے مثل شان



متفرقات

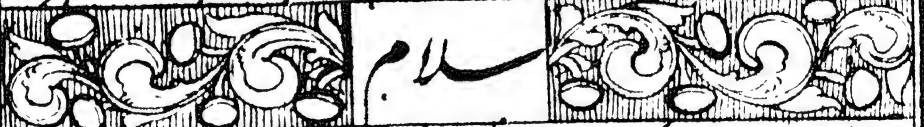


اگرچہ محتاج ہوں بظاہر طبیعت اپنی دے غنی ہے
 کر دنگا اپنی کو آپ کٹے بہدات ولین سکر تھی ہر
 دوان ہو ہر خط کبر نخوت یہاں ہمیشہ فروتنی ہر
 دے جمال نہیں تجھ سے دل ملا پھر جاے
 گلے پر آپ کا گر خنجر جفا پھر جاے
 ہزار بار مرے سے گر ہما پھر جاے
 تو کیا کیا جوش میں اپنا دل دیوانہ آتا ہو
 نہ روشن شمع جوتی کو نہ یان پر دانہ ہوتا ہو
 کوئی دم میں بیان ساقی لیکن جانے آتا ہو
 تو دے موتی کے براک سمت نکالتے جاتے
 بھلا کیوں نہ لون میں بلائیں تمہاری
 بلائیں نہ کیوں لین بلائیں تمہاری
 دوسے یاد ہیں سب جفا میں تمہاری
 جان کس طرح مرے جسم میں بیان رہی
 دل میں باقی نہ تمہارے کوئی ارمان رہی
 مدتوں آپ پر مرنے رہی قربان رہے
 میں ہی عاشق ہوں تمہارا بھی کچھ دھیان نہ
 نہ اک دن آپ یوسف کی طرح بازار میں آئے
 جو وہ گل پرین سرور دیوان گلزار میں آئے
 پیشوائی کے لیے اشک گمراہی کے

نہیں شہ دولت کی جگر پر انہیں ہے شہشت کی لچرینا
 فراق جانان شانرا ہی ہزار دن صدمہ دکھار ہوا
 اب نہیں ہے محسن جفا کی عادت نہیں تھل ہوا درخت
 تمام خلق اگر غم سے دلر با پھر جاے
 نصیب جاگ اوتھے بخت جی مرا پھر جاے
 پھر ہے نہ بخت زبون اپنا بیگمان محسن
 مجھے جسم خیال نہ گرں مستانہ آتا ہو
 گد زبیب ہو ہوا ہر بزم میں اسے شمع و تیرا
 نہر جاے دل مخور محسن تو نہ مضطر ہو
 تا درینار اگر اشک بہاتے جاتے
 مجھے ہاگئی ہیں ادائیں تمہارے
 بلاؤں سے ہو بڑھ کے اے گیسو کو تم
 نہ بھولیکا محسن نہ بھولیکا محسن
 تم ہو دو درجو انگہوں سے مرے اکٹھ پر
 جس طرح چاہو تو جھکو ستاؤ بخدا
 آپ کو کچھ نہ ہوا دیہان ہمارا صاحب
 دولت وصل سے کرتا تو ہر غیر و کو نہ مال
 خیر یار کیو آئے نقد لیکے جان و دل عاشق
 گلو پر اس پر جاے ہر یک شمشاد کٹ جاے
 ضعیف وادھ نہ سکے ہم وہ لگے جب جانے

چال کچھ اور ہر گرفتار کا ہے ڈہنگ جدا
اشفاق نو بہنوں کے سزا دار ہیں رقیب
چاہت تھی ہوئی ہے کسی نوجوان سے
غیر دن کی تمہیں چاہ مجھے چاہ تمہاری
ایجان کو صبح کو آنے ہو کمان سے
دل سو خیال گیسوئے پہچان نکالئے
دلگوں کین مرے حاصل ہو طبیعت کو سرور
بلغ فردوس میں عاشق نہ ترا ہتا ادا اس
دیکھتا ہوں میں جو تیرا ہی دم بھرتا ہو
ہو گئے خلق انسان نہان کیسے کیسے
نہ آبل نہ تارخ نہ سوا اپنے قہن
کہ تر ہونا تر املکن نہیں اور محسن مخزون
محسن بھی جہم کے رہ گیا مانند نقش پا

اندھنوں آپ توانے رشکو تو مہر چل نکلے
ہوئے ہیں ظلم یار کے بھیرے نئے
محسن بنیں گے شہر کے دفتر کوئے
کیا بات مری جان ہو دالندہ تمہاری
ہم دیکھتے ہیں شام سے یہاں اور تمہاری
یہ آستین کے سناب ہیں انگونہ پالو
کی صورت نظر آجائے جو صورت تیری
ایضہم حورون سے گر ملتی شہادت تیری
کون ہو جسکو نہیں یار محبت تیری
حسین کینے کیسے جو ان کیسے کیسے
ہوئے شاعر نکتہ دان کیسے کیسے
کہ ابو محفل جانان میں عمر دہی رسائی ہو
کو چہ میں اد سکے سیکڑوں اُسے چل گئے



سلامی کر بلا میں آج شہ پر گیا مصیبت ہو
لگا جب دیکھ کرنے شہر تو حضرت نے فرمایا
کلا یہ کسکا ہو میں کون ہن کبکی امانت ہو
مسلمانی کا بھی اپنے نہیں کچھ پاس ہو تجھکو
ہلا کر گھر سے جھکو قتل کرنے کو کمر باندھا
نہیں معلوم ہے بیشک نواسہ ہوں محمد کا
کما زینب و جب آئی صدائے العطش و غیر
زمین ہو یا فلک پہنچا ہے ابو نکر زور کا شہر

ستم ہو سچ ہو غم ہو غلٹی ہو سخت آفت ہو
نہیں کچھ حولیں تیرے اولعین جو تیار ہو
نہ جانا یہ شہ عالم ہے سلطان امانت ہو
پڑا کرتا ہو کلمہ اور یہہ کیسی عداوت ہو
یہہ کیسی میری خدمت ہو یہہ کیسی بی عت ہو
مجھے زور نبوت ہو مجھے زور ولایت ہو
بھلا پانی دیا ہوتا کہ فتنہ شفاعت ہو
کہ بیٹا ہو علی کا اور مان خاتون جنتا ہو

نہ جھٹے اوٹھا کر کثرت مانگی ویرے لے
خدا بخشے اسے جنت مرے نانا کی بہت تر

پس مردین وہ پائیک کا صلاہ میں باغ جنت کو
جسے کہتے ہیں محسن دو تو اک مراح حضرت تر

۱۲۱ باب عیادت

علی کوئی شہر انت کو بھلا محسن تو کیا سبھا
پہان کے عقل حیران ہو علوجاہ میں او سکو
بیشہ جرعت و بہت کا ہر صفدر حیدر
لیون نہ آفات دو عالم سور لاہون محسن

جس نے حیدر کا مرتبا جانا
دور و قریہ کے لیے کوئی محسن

قبر حیدر کی زیارت کا بچھے عشق جو تھا
برجھکا ہے ہوئے قسطنین در و وضع پر گنا

بے ادب پامند اینجا کہ عجب در گاہست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شائناست

علی کے نام پر جن و بشر کی جان قربان ہو
علی غنار دنیا ہو علی خبر غام یزدان ہو

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت بہان ہو
عصائے پیر ہو تیغ جوان ہو حرز سلطان ہو

سبح نام ناجی نیشی محمد صغر حسین صاحب خلیفہ اللہ جناب نیشی محمد اودنا حرم حال

مرے مانو صاحب جو ہر نیشی
حسن و نیکو حامی ہیں باد حسین
سبح نام کا اودنے محسن ہو یہ
محمد کے ہیں سبط اصغر حسین

قطعات

قطعه تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ رسم علی مصنف

مے گھر میں فربز نہ پیدا ہوا
بہوے دلوں میں سے نہایت خوشی
تولد ہوئے آج رسم علی
لکھ باسہ بخت محسن نے سال

ماوہ تاریخ تولد خواجہ حسین علی عرف آجہ اب علی مصنف

بخت جگر پیدا ہوا ہے ۱۲۹۷
قطعه تاریخ تولد ہمشیرہ خور مصنف

خوشی دل کو محسن ہوئی بی طرح
تولد ہوئے جبکہ خواہر مرعی
کھاسہ صرغہ سال با آفت نے یوں
ترسی نیک ہمشیرہ پیدا ہوئی

قطعه تاریخ وفات جناب حکیم خواجہ ان علی صاحب کا پونہ والد مصنف

قضا کی حضرت والد نے جسم
جگر تنغی الم نے شوق ہوا لائے
سن فصلی بین سال مرگ محسن
کہا دل نے دویغا کیا ہوا لائے
جو یونہی دل سے سینے سال حیات
قضا کی اب مرے والد نے بولائے

قطعه تاریخ وفات خواجہ امداد علی صاحب براؤ کلان مصنف

بھائی صاحب نے کی قضا محسن
ہوش کیونکر رہیں بجا میرے
مصرعہ سال ہو دیکھے دل نے کہا
آہ بھائی بننے کی قضا میرے

قطعه تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف

ر حلت ہمشیرہ سے محسن علی
ہو مرے دلوں نہایت رنج و غم
عمر منقوطہ سن ہو آشکار
رنج ہو غم ہو قاتی ہو دمدم

قطعه تاریخ وفات جناب منشی محمد مراد صاحب نانائو مصنف

جگہ اے محسن کیا نانائے میر تو مقال
حسرت اور داوریغا آہ و ویدہ لائے
سال فصلی میں کہا موزون تاریخ وفات
ہائے منشی ہائے منشی نامرشی لائے

ماوہ تاریخ وفات جناب مصنف

ہوئے اب داخل خلد برین ہائے
۱۳۰۰ء ورنہ منقوط

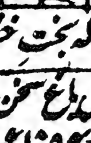
تقریظ و پذیرختہ قلم جاودہ رقم مقبول ذوالنہن منشی خواجہ صاحب بخلص سید احمد

اللہ اللہ حضرت محسن نے گلزار سخن میں کیسے کیسے گلہائے مضامین لکھے ہیں کہ ہر خوش فہم
دماغ ارباب مذاق معطر فرمائیں جن کوئی اگرچہ بوستان سخن سخن بینی شاعر یگانہ ہو مگر اس
کا ذرا سخن کے مقابل میں اوسکا کلام بھی سبزہ بیگانہ ہو فردوسی طوسی اگر نہ مرقا تو اس
بوستان بے خزان کو چہ چہ کر فردوس کی ہوس نکرتا واقعی ہر مصرع اس دیوان کا لاجوہ ہوا و بہت
انتخاب بند شین چست ہیں و ز الفاظ درست فصاحت اور بلاغت سے معمور ہر تنقید و تعقیب کا کیا
نذکر ہو نام تاریخی سفینہ منتخب ہر نہایت انسب ہر نام نامی حضرت مصنف کا منشی خواجہ
محسن علی صاحب بخلص محسن لہ آپکا نو نگار وطن آبائی کا پیو ہو اسیم گرامی والد ماجد کا حکیم
خواجہ احسان علی صاحب بخلص احسان مشہور ہو جناب حکیم صاحب م حرم فن طبابت میں اہل
کمال تھے علم حکمت میں بڑے فاضل تھے سقراط زمان سی بقراط دوران تم مصنف
صاحب کو استغناء نہ تھا ایسے گوہر ہر فضل و کمال سے حاصل ہے کہ جنکا شمار سید دیوان
فرستہ ہے ہم مبارک و نکاحاب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب حسینی نقادری اور بخلص
الشیخ ہو شاعر مسلم الثبوت و ہمہ دان میں سخنور نکتہ پرور و فصیح البیان ہیں لطف یہ
ہو کہ حضرت مصنف عمر نہیں بلکہ نام خدا نوجوان ہیں لیکن کلام میں ہر صفائی اور مشاقی ہر بڑے
بڑے شعر و مشاقی کلمہ ناخوان ہیں طبیعت خدا داد ہوا استاد ازل کی ابداد ہو یارب یہہ گلزار سخن
تیرتی بیار غنائت ہو سر بہ زمین رکش باغ جنان ہو اور تلبیس لب بوستان کا صرصر حوادث روزگار و ہفتہ محفوظ و
برکران ہو ایک مملکت تاریخ طبع دیوان سن سیوی میں نظم کیا ہو فارسی و الودکامہ چایا ہو نقطہ

اسے زہر عقل سلیم محسن عالی و فار
چون نہ خندہ اور دیکو شیدہ دم و سال طبع
اکثر تاریخ طبع میں ربو و از ویدہ خواب
شاعری کردہ دیوان یا گل ضمیر سلطنت
من دین تاریخ گوئی این گل دیگر شکفت
ناگمان شد چشم بند وخت احمد بخت



خواب بود اورا کہ بخت خفته اش بیدار شد
آمد دیوان گل باغ سخن با قف بگفت



خواب بود اورا کہ بخت خفته اش بیدار شد
آمد دیوان گل باغ سخن با قف بگفت



خواب بود اورا کہ بخت خفته اش بیدار شد
آمد دیوان گل باغ سخن با قف بگفت

سبب مجاہد طبع دیوان کے اہم حسن اور خلوص تاج کا چھپنا باقی رکھنا تھا لہذا ہمزہ نوائیج طبع دیوان اور مطلقاً سبب مجاہد

محسن غزل جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب رشتہ

کیا کون احوال میں اس قاتل خود کام کا
خون کیا ہے اسے لاکھوں عاشق بدام کا
رب سے اس کے ہے زہر آب خرم کا
شراب پیلا ہے جو اس کے چشم خون آشام کا

ہوش اڑتا ہے ملک پر خوف سے ہرام کا
اب زمانہ جاچکا ہے راحت و آرام کا
ساٹنا رہتا ہے ہر دم بخش و المام کا
عشق ہے مجھ کو زبیں حظ زمر و فام کا

سہرے کیسے دیوان آؤ دل ناکام کا
حال رہا دوست کو بے قابل رشتہ کے
آج کل ہر ہمتاقت خواہش ناکام ہے
دل مراقتی ہے وہ کیسے کیلن کام

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
ہوں مرہن ناتوان و زار اور حبیہ جگر
دل مراقتی ہے وہ کیسے کیلن کام
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

ہوں مرہن ناتوان و زار اور حبیہ جگر
اے طبیعو جلد بوجہ خدا میری خبر
بستر مخم پر رہا رہتا ہوں میں آہوں پر
روکے یا دہن میں پسند امواہ و رانہ

موتو گیا ادا اترا ہے وعین بدام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا
آج ہم اس غیرت کا شن کی لکھتے ہیں صفت
اکھٹم تم شکار گلن کی لکھتے ہیں صفت
اے حلقہ کیسے گویا قید خانہ شام کا

قطعات تاریخ از مصنف

قطعه تاریخ تولد زید العبد ذالکبر شرافت علی صاحب کن ملکہ	
دل اپنا ہوا بسکہ بشا بن محسن	ہوا جب کہ پیدا شرافت کا بیا
کسی بیٹے فی الغور تاریخ بحر می	۱۲۸۶ شرافت کا دہکا ہوا آج پیدا
قطعه تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ سیم علی لیر سلطان مصنف	
کوہک نیلک ہو اید بسا	کرے ملک ان کے سدا فیروز
صوری و معنوی میں ہے تاریخ	۱۲۸۶ ماہ کا تک کے بت پیغم روز
قطعه تاریخ تولد شہرہ خور و مصنف	
ہوئی ہے خلق جو ہمیشہ محسن	کرے خالق اسے عالم میں ممتاز
بیٹے تاریخ نبی دل کو خوش	۱۲۸۳ ہوئی خواہر تولد آئی آواز
قطعه تاریخ طبع دیوان مولوی عبد الرؤف صاحب سیم شاکر و جناب مولوی اسرار صاحب	
جیسی لطم سیم نکست پیر و رنوٹو	۱۲۸۶ ہوا دل شاہد اہل عن کا ٹو
شہر و شہر ایک ایک حرف منقوٹا	۱۲۸۶ پرنسجیب گیا ہے خوب بولا
قطعه تاریخ تذکرہ پیغمبر ارم مولفہ جناب حافظ محمد علی بیگفت صاحب کف رام پور سے	
مضمون کے گل اس میں لاکھوں ہیں بہتر	۱۳۰۱ کیونکہ بہترین اسکو ہے یہ بین سحر
تاریخ کا اسے حسن جو وقت خیال ۲ ما	۱۳۰۱ خامے نے مرے گلزار پانچ شہر
قطعه تاریخ وفات خواجہ ادا علی برادر سلطان مصنف	
برے بہائی مرے جو ستے دی شہر	۱۲۷۵ سو کے قلم رشت ہوتے وائے حیف
سن گئے بین ان کا سال وفات	۱۲۷۵ لکھو تم قصا کرتے ہا کے حیف نوٹو
قطعه تاریخ وفات طہوری خاں مان والدہ ماجدہ عاتقہ العزیزہ مصنفہ	
طہوری نے جہد کیا انتقال	۱۲۹۰ مرے دل کو محسن ہوا غم بڑا
پچیس سال رحل محسن شہر	۱۲۹۰ طہوری سو کے حیف ہے گلدا
فضائی طور ہی نے جو مستم	۱۲۹۰ مرے دل کو محب صدمہ ہوا
کسی سے عیسیٰ سن میں یہ تاریخ	۱۲۹۰ طہوری یقینی اب مر گیا ہے
قطعه تاریخ وفات بی بی امینہ روجہ فریاد علی داکٹر خادمہ درگاہ جو شاہ صاحب	
کین باغ جہان کو آج افسوس	۱۲۸۰ ہوا ان سے صاحب عظمت امینہ
ہوئی محکوتہ لاش بال مردن	۱۲۸۰ ہوئیں جبہ مورد رحمت امینہ
کما جنت سے یوں رضوان محشر	۱۲۸۰ ہوئی بن داخل جنت امینہ
قطعه تاریخ وفات جناب مولوی کریمت علی صاحب واعظ جو پوری نوٹو	
کریمت علی نام واعظ جو گئے	۱۲۹۰ لئے سو کے جنت ولا حیف حیف
کسی بیٹے تاریخ مردن کی آج -	۱۲۹۰ مرے مرشد رہنا حیف حیف
قطعه تاریخ وفات جناب لوی اعلیٰ محمد علی صاحب کمرہ مدرسہ عالیہ کلکتہ مدرس بود	

آغا احمد علی مبارک خاں یہ سال وفات دل سے کسا	۱۲۹۰ دہ	زب باغ تیان ہو سے ہیں آغا احمد علی موسیٰ ہیں کج
درس تھے پڑھا امجد علی سین برگ فیلے من مکن	۱۲۹۰ ۶	کے خان غلہ دے دے درس کی آئی قضا دے دے
قطع تاریخ وفات جناب پیر صاحب کلاں مکتف		
سولی جب ہی خواہر رنگ جو پے سال ترحیل بت یکہ رنگ	۱۲۷۵ ف	نوجوانی برے دل پر ہم کی گستا دریں سولی آج آئی نرا
قطع تاریخ وفات دختر نیک اختر جناب مولوی سید محمد محمد اللہ علی		
دخت اوستاد حسن ناشاد سال مردن کھا برے دل سے	۱۲۹۵ ۹۰	باغی اب غلہ میں ہو تین یکہ خواہر بار سولی میں خیت
قطع تاریخ وفات منشی رفیق الدین احمد صاحب سولی سیدنا اب مکتف		
ولا کلشن دے کر جو ر کر کھا حرف مشروطین سال تب	۱۲۹۵ ۶	سو سے غلہ دے دے میں رقیب کہ خیت میں داخل ہو سے میں رقیب
قطعات تاریخ طبع و تریسین دیوان از شعر آدی وقار		
رفزہ قلم سحر زلم کل الکلام الفصحا خدم الامام مرشدنا مولانا مولوی ابو عبد اللہ محمد ظفر علی صاحب قلعہ سنخ زاد مستند		
جمع جو حسن نے کیے اپنے شعر محبوب تاریخ کسا فکری	۱۲۹۷ ۶	شاد ہو سے خاطر اہل سنخ آج مدون ہوئے اب شعار تر
چکیدہ کلک گھر سلاک الفصحا علی مولانا مولوی سید محمد محمد اللہ علی صاحب قلعہ سنخ		
چہا مطلع میں جب دیوان حسن کھا یون شعر تاریخ دل لے	۱۳۰۱ ۶	اوستی عکس سولی بے انتہا عجب چہا لکھ کا دیوان ہے اب
از نیو لکھ بلند مشہور نزدیک و دور جناب خواجہ دلا علی صاحب قلعہ سنخ و سرور شاگرد جناب آسنخ محمد		
فضل خدا سے جاکہ ہو دیوان کا اقتدار جہد سرور فکری میں تاریخ کے گیا	۱۳۰۱ ۹۵	حسن کو اپنے چہنے سے کو کو کو کو عید آئی ندایہ عیب سے شیرین سخن جدید
از شاعر مکتف دان شیوہ زمان جناب منشی عبد الرحیم صاحب لکھنؤ شاگرد جناب حکیم سید محمد علی صاحب قلعہ سنخ		
لفظ حسن جیسی حسن و جھ فکر تاریخ تم کو کیا ہے اب	۱۳۰۱ ۹۵	مع خوان خلق جسکی کیمیر ہے لکھو دیوان خوب بہتر ہے
طبع ادعائی جناب حافظ عبد اللہ صاحب سیر سبائی لکھنؤ مولوی سید محمد علی صاحب قلعہ سنخ		
چہا کیا خوب دیوان سے خواجہ حسن کا پے تاریخ ای حجاب فکر کی ہے	۱۳۰۱ ۳	جو تکیں طبع میں کہتے ہیں لیسان سخن آیت ہمارے کلک لکھ کا کستان سخن ہے یہ
از شاعر فرید و حید جناب حافظ عبد اللہ صاحب سیر سبائی لکھنؤ مولوی سید محمد علی صاحب قلعہ سنخ		
چہا حیدر کی کیا لکھنؤ نرفیق نصف سنہ سال طبع دل سے کسا	۱۳۰۱ ۹۵	ہے دیوان غیرت گلزار ہے چہا گیا آج دفتر اشعار ہے

از مخمور کتب پروردگار و اباجہ جناب حافظ عبد العزیز صاحب غنیمت شاگرد جناب مولوی السخ صاحب

میرے منتق نواب والا بشار	۱۳۰۱	نقل حق سے اون کا دیوان چھپ گیا
اسے غنیمت نے بہر سال طبع	۱۳۰۱	چھپ چکا ہے خوب دفتر لکھ گیا
از شاہ خورشید غنی و خوش گو جناب منشی عبد الصمد صاحب تخلص منیر شاگرد جناب مولوی السخ صاحب برادر مصنف		
برادر میں جو میرے خواجہ محسن ملے	۱۳۰۱	چھپا ہے منتخب دیوان اون کا
جو سال طبع کے خوانان ہو خند و	۱۳۰۱	کو تم نسخہ اشعار چھپا یا
تا زک خال شیرین مقال جناب خواجہ محمد امین صاحب تخلص گلشات شاگرد جناب مولوی السخ صاحب		
شمال اوسکے سنین عالم میں پیدا	۱۲۹۱	یہ دیوان ہے نہایت پر فصاحت
سین نگار میں اسے نگاہات فوراً	۱۲۹۱	لکھو تاریخ تم کشف ستانت
از مخمور شیرین زبان حافظ قرآن جناب حافظ نعمت اللہ صاحب کلمت شاگرد جناب مولوی السخ صاحب		
میر دیوان است این دیوان محسن	۱۳۰۱	بود ہر لفظ تقریر ستودہ
ز فکر خویش کلمت بیجمیل	۱۳۰۱	گوشش جہ خندیر ستودہ

از مصنف

خند کینو مکر کرن نہ سب شاعر	۱۲۹۱	طبع دیوان ہوا ہے محسن کا
مخمر یہ میں نے جب لکھی تاریخ	۱۲۹۱	آیت خند مادہ نکلا

عطا شد دیوان محسن

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳							